عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۴ تا ۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱ تا ۷ مئی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۴۹

قرآن نے میری زندگی بدل دی

پچیس سالہ امریکی ڈاکٹر خاتون کا قبول اسلام

مرزائی کیسے ہوتے ہیں؟

بین الاقوامی لابیاں

قادیانی گروہ

اور بعض پاکستانی دانشور

مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کی سرگرمیاں

اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں

س..... آج کل جو ڈاکٹر بنتے ہیں۔ مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں۔ جن میں پوسٹ مارٹم بھی شامل ہے۔ جس میں انسانی اعضاء کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے۔ قرون اولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش پر تجربات نہیں کئے جاسکتے۔ اور غیر مسلم کی لاش پر کرسکتے ہیں۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

ج...... کسی انسانی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں۔ نہ مسلمان کی نہ غیر مسلم کی۔

قادیانی کی نماز میں شرکت

(فضل الرحمٰن، ہری پور ہزارہ)

س.... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ مسلمانوں کی مسجد میں نماز کے وقت جماعت کی صف میں قادیانی بھی کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کیا صف میں ان کی موجودگی سے مسلمانوں کی نماز ہوجاتی ہے یا اس پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

ج..... مسلمانوں کی نماز تو ہوجائے گی، لیکن مرزائیوں کو جماعت میں شریک ہونے سے منع کرنا چاہئے، وہ مسلمانوں کی صفوں میں کھڑے نہ ہو۔(واللہ اعلم)

قادیانی مرتد کی شادی میں شرکت کا حکم

(جلال الدین، کراچی)

س.... مسئلہ یہ ہے کہ ایک خاندان کے چھ آدمی پہلے مسلمان تھے، بعد میں چھ کے چھ قادیانی بن گئے، پھر ان میں سے تین مسلمان ہوگئے جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، لیکن عمل سے اپنا مسلمان ہونا ظاہر نہیں کرتے، اور یہ لوگ آپس میں بہن بھائی ہیں، اب ان مسلمانوں کی لڑکی نے قادیانی لڑکے سے شادی کرلی ہے، جب محلے والوں نے منع کیا کہ یہاں بارات نہیں آئے گی، تو انہوں نے دوسری جگہ گھر لے کر شادی کردی۔ مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ جن مسلمانوں نے اس شادی میں شرکت کی اور انہیں معلوم تھا کہ یہ قادیانی ہیں، ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

ج..... قادیانیوں کا عقیدہ کفر محض ہے، جس پر تمام علماء امت کے علاوہ ملکی عدالتیں، نیچے کی عدالت سے لے کر عدالت عظمیٰ تک فیصلہ دے چکی ہیں۔ جو شخص ان عقائد کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے، وہ خود بھی مسلمان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ان کی شادی بیاہ وغیرہ میں بحیثیت مسلمان ہونے کے شریک ہوتا ہے، وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

قادیانی لڑکے کو قرآن پڑھانا

(بشیر احمد، کراچی)

س.... میں بچوں کو قرآن شریف پڑھاتا ہوں۔ ایک صاحب جو پہلے قادیانی تھے، بعد میں انہوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان عورت سے شادی کی، اس کی پہلی بیوی بدستور قادیانی ہے، اور اس کے بچے بھی اس قادیانی عورت کے پاس ہیں، دوسری مسلمان بیوی سے اس کا ایک لڑکا ہے، جسے میں قرآن مجید پڑھاتا ہوں۔ پچھلے دنوں یہ صاحب اپنے بڑے لڑکے کو بھی میرے پاس پڑھانے کے لئے لے آئے، جو اس کی پہلی قادیانی بیوی سے ہے اور ماں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس بات کا پتہ مجھے اب چلا ہے کہ یہ دوسرا لڑکا قادیانی ہے۔ مجھے تردد ہے کہ آیا اس قادیانی لڑکے کو قرآن پڑھانا میرے لئے جائز ہے یا نہیں۔

مہربانی فرماکر اس معاملہ میں میری رہنمائی فرمائیں کہ آیا میں اس قادیانی لڑکے کو قرآن مجید پڑھاتا رہوں یا منع کردوں؟

ج..... اس لڑکے سے پوچھ لو، اگر وہ مسلمان ہے، قادیانی نہیں ہے تو اس کو قرآن مجید پڑھاؤ، اور اگر اپنے آپ کو قادیانی کہتا ہے تو نہ پڑھاؤ۔ (واللہ اعلم)

ذبح شدہ جانور کے خون کے چھینٹوں کا شرعی حکم:

س.... گائے اور بکرے کا خون ناپاک ہوتا ہے یا پاک؟ دراصل میں گوشت لینے جاتا ہوں تو قصائی کی دوکان پر خون کے چھوٹے چھوٹے دھبے لگ جاتے ہیں تو یہ کپڑے پاک ہیں یا نہیں؟

ج..... گوشت میں جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ پاک ہے اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے البتہ بوقت ذبح جو خون جانور کی رگوں سے نکلتا ہے وہ ناپاک ہے۔

(مسجد اور جمعہ کا حکم)

ظفر الدین، کراچی

س.... تہ خانہ میں ایک مسجد ہے، جس میں تین وقت کی باجماعت نماز ہوتی ہے، اس کے اوپر مارکیٹ ہے، اس سے اوپر دوسری منزل پر بھی مارکیٹ ہے اور تیسری منزل پر کار پارکنگ ہے، جبکہ چوتھی منزل پر رہائشی فلیٹ ہیں۔ کیا اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرسکتے ہیں؟

ج..... نماز جمعہ ادا ہوسکتی ہے، لیکن اس جگہ کو مسجد کا حکم دینا مشکل ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۴۹ — ۴ تا ۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱ تا ۷ مئی ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- قادیانی کوثر ....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- بین الاقوامی لابیاں، قادیانی گروہ اور بعض پاکستانی دانشور (مولانا زاہد الراشدی) ۹
- مرزائی کسے کہتے ہیں؟...............(محمد طاہر رزاق) ۱۳
- اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت...............(مولانا عاشق الٰہی بلند شہری) ۱۷
- قرآن نے میری زندگی بدل دی.......(نسرین کوثر) ۲۲
- اخبار ختم نبوت ۲۳

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON.SW9.9HZ.U.K.
PHONE: 017 / 737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ میزریٹا لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ - ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے کس نے روکا؟

صدر پاکستان جو ماشاء اللہ پابند شریعت اور اسلام کے حوالے سے عمل کرنے میں مصروف و کافی مشہور بھی ہیں اور ان کی صدر بننے کے بعد دیندار لوگوں کو بہت زیادہ توقع تھی کہ ملک کے سب سے بڑے عہدے پر فائز ہونے کے بعد ملک میں نفاذ شریعت کا اعلان کریں گے' لیکن حسب سابق پاکستان کی قسمت میں ابھی اس دن نے طلوع نہیں ہونا تھا اس لئے آج تک نہ صدر صاحب کی طرف سے اور نہ ہی وزیر اعظم صاحب کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی اعلان ہوا۔ البتہ گزشتہ روز یوم اقبال کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محترم صدر صاحب نے ارشاد فرمایا:

"پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اسلامی نظام پر عمل کرنے سے کس نے روکا ہے؟"

اس سے قبل جناب نواز شریف کے سرپرست اعلیٰ اور ہمارے قومی حکمران جنرل ضیاء الحق مرحوم جن کی زبان اسلام کی مالا جپتے نہ تھکتی تھی اور ایک دفعہ اسلام کے نام پر ریفرنڈم کرا کر وہ پانچ سال کے لئے صدر بھی منتخب ہوئے تھے نے بھی اسی قسم کا ارشاد فرمایا تھا:

"اسلام آج سے چودہ سو سال قبل نافذ ہو چکا ہے' مسلمانوں کو اس کے نفاذ کی کیا ضرورت ہے۔"

ہماری حکمرانی اور حکمران طبقہ بھی خوب ہے' اقتدار میں آنے سے پہلے اس کی روش کچھ اور ہوتی ہے اور اقتدار میں آنے کے بعد اس کی روش فوراً" تبدیل ہو جاتی ہے۔ اقتدار سے قبل ان کی باتوں کا انداز اور تھا اور ایوان اقتدار میں داخل ہوتے ہی انداز ہی تبدیل ہوتا ہے جیسے کہ جنس ہی تبدیل ہو گئی۔ ہمارے صدر محترم ماشاء اللہ جج کے منصب پر فائز رہے اور قدیم اور جدید دونوں قانون پر ان کی گہری نگاہ ہے۔ اسلام کے قوانین سے بھی پوری طرح واقف ہیں۔ ان کے علم میں یہ بات اچھی طرح ہو گی کہ اسلام چند عبادات اور رسومات کا نام نہیں بلکہ یہ ایک اجتماعی نظام ہے۔ جس کے کچھ قوانین انفرادی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اور اکثر قوانین اجتماعی زندگی سے متعلق ہیں' اگر ایسی بات نہ ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ آپ مکہ مکرمہ میں انفرادی طور پر عبادات میں مصروف رہتے تو کفار قریش کو آپ سے کوئی شکایت نہیں تھی' کفار قریش کو سب سے بڑی شکایت یہ تھی کہ یہ ہم کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور ہمارے مذہب کو باطل قرار دیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شکایت پر ان کو مدینہ منورہ ہجرت کا حکم دیا کہ وہ اطمینان سے اپنے دینی نظام کے تحت زندگی گزار سکیں۔ یہی صورتحال انگریزوں کے دور کی تھی' انگریز حکومت کی جانب سے عبادات پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی اور نہ ہی نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی میں رکاوٹ تھی لیکن اجتماعی زندگی کے لئے کوئی لازمی قانون مسلمان اپنی زندگی پر نافذ نہیں کر سکتا تھا۔ ان کے ایمان اور عقائد کی حفاظت نہیں تھی' نئی نسل کے لئے اسلامی ماحول نہیں تھا۔ تعلیم و تربیت اور عدالتی نظام اسلام کے مطابق نہیں تھا' زندگی کی کٹھن منزلیں طے کرنے میں اسلامی تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھا جا سکتا تھا اس لئے مسلمانوں نے ایک اجتماعی نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ایک ملک کی ضرورت محسوس کی اور اس کے لئے کروڑوں انسانوں نے ایسی قربانیاں پیش کیں' جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ خون کے کئی دریا عبور کرکے پاکستان پہنچے لیکن افسوس کہ حکمرانوں نے ان کی تمام قربانیوں کو ضائع کر دیا۔ اسلام پر عمل کرنے کے تمام دروازے بند کر دیئے۔ ان کو زبردستی سیکولر بنانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس قوم نے ایک دفعہ نہیں کئی مرتبہ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اسلام پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ حکومت کو مجبور کیا کہ وہ ان کی اجتماعی زندگی کے لئے اسلامی نظام نافذ کریں' لیکن لیاقت علی سے لیکر صدر تارڑ تک' خواجہ ناظم الدین سے لیکر نواز شریف تک ہر حاکم نے ان کو دھوکہ دیا۔ ان کے جذبات کو اپنے اقتدار کے حصول اور اقتدار کے طول دینے کے لئے استعمال کیا اور اسلام پر عمل کرنے کا ہر دروازہ بند کر دیا۔

صدر تارڑ صاحب! آپ فرماتے ہیں کہ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے کس نے روکا؟ اس کو تجاہل عارفانہ کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آیئے آپ کو بتایا جائے کہ ان مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے کس نے روکا:

- پاکستان کے مسلمان کی اولاد کو اسلام سے دور رکھنے اور اس پر عمل کرنے سے پاکستان کے نظام تعلیم نے روکا' جو آج پچاس سال گزرنے کے باوجود اسلام کے سانچے میں نہیں ڈھالا گیا۔ یہ نظام تعلیم اس کو مسلمان بناتا ہے اور نہ ہی پاکستانی' بلکہ لارڈ میکالے کے مطابق یہ نظام تعلیم ذہنی طور پر اس کو عیسائی بناتا ہے' یہ نظام ہر ایک مرحلے پر اس کو اسلام پر عمل کرنے سے روکتا ہے' اس کو ذہنی طور پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اسلام پر عمل نہ کرے' اگر اس نے اسلام پر عمل کیا تو اس کی ترقی رک جائے گی' اس پر رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے' قوم کی نظروں میں اس کا وقار کم ہو جائے گا' اس نے اسلام کے مطابق اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق صورت و سیرت بنائی تو وہ بنیاد پرستوں میں شمار ہو کر ہر قسم کی اچھائی سے دور ہو جائے گا اور حکمرانوں کی نظروں میں مشکوک ہو جائے گا۔
- کروڑوں مسلمانوں کو ملک کے اقتصادی نظام نے مجبور کیا کہ وہ اسلام کے مطابق عمل نہ کریں ورنہ ان کی اقتصادی حالت تباہ ہو جائے گی۔ ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ سودی کاروبار کریں' اپنی رقوم کو حفاظت کے لئے سودی بینکوں میں رکھیں' سود لازمی لیں اور اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کریں' ان کے ذہنوں میں وڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ زبردستی ٹھونسا گیا کہ وہ سودی اسکیموں میں حصہ لیکر خدا سے بغاوت کے مرتکب ہوں۔ پرائز بونڈ' بیرر سرٹیفکیٹ حاصل کرکے ٹیکس سے بچیں ان کے مطالبہ کے باوجود ان پر سے یہ سود ختم نہیں کیا گیا بلکہ مزید ان کو سود کے اندر دھکیلا گیا۔ وہ مجبور ہیں کہ اس اقتصادی نظام کا حصہ بنیں یا تباہ ہو جائیں؟ صدر صاحب! ان کو اسلام پر عمل کرنے سے آپ کے اقتصادی نظام نے روکا۔

- ان مسلمانوں کو اسلام کے عدالتی نظام سے آپ کے وضع کردہ غیر عدالتی نظام نے روکا' جس میں آج تک انگریزوں کا وضع کردہ نظام قائم ہے۔ اس کے مطالبہ کے باوجود اس کو اسلام کا نظام عدالت مہیا نہیں کیا گیا۔
- ان مسلمانوں کو ازدواجی زندگی اسلام کے مطابق گزارنے سے آپ کے عائلی قوانین نے روکا جو اس کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کے مطابق اپنے فیصلے کراتے اور تین طلاق کے باوجود زنا کاری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوں۔ وہ اپنی وراثت کو شریعت کے مطابق تقسیم نہ کرسکے۔ اپنی بیوی کے حقوق شریعت کے مطابق آزادنہ کرسکے۔ وہ عائلی زندگی جو انگریزی دور حکومت میں بھی آزاد تھی۔ اسلامی مملکت پاکستان میں وہ اسلام کے اس حصہ پر عمل کرنے میں بھی آزاد نہیں۔
- اس کو اسلام کے نظام عفت پر عمل کرنے سے آپ کے ویڈیو اور ٹی وی نے روکا' جس نے اس کے گھروں کو سینما گھروں میں تبدیل کردیا۔ جو اس کے گھر کے اندر داخل ہوکر اس کو فحاشی اور بے حیائی پر عمل کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اگر وہ اس کے خلاف آواز اٹھاتا ہے تو آپ کی پولیس اس پر ڈنڈے برساتی ہے۔
- اس کو آپ کے قانون نے مجبور کیا کہ وہ اسلام کے مطابق جمعہ کے دن چھٹی نہ کرسکے اور اتوار کے دن چھٹی کرکے عیسائیوں کے ساتھ اپنا حشر کرائے۔
- اس کو آپ کے قانون نے روکا کہ وہ اسلام کے مطابق تجارت کرے' اپنا کاروبار اسلام کے مطابق کرے۔

صدر محترم! یہ تو چند مثالیں ہیں ورنہ پچاس سالوں میں ان مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے کا کونسا ایسا حربہ ہے جو چھوڑا گیا ہو' قدم قدم پر ان کی راہوں کو بند کیا گیا۔ ان کو بتایا گیا کہ اس دنیا میں اسلام پر عمل کرنے والی قومیں زندہ نہیں رہتیں۔ مجبور اور بے کس قوم کا مذاق اڑانے کے بجائے اپنے فرائض پر اگر آپ نگاہ ڈالیں تو دنیا و آخرت میں آپ کا فائدہ ہوگا۔ کیا یہ سوالات آپ سے پوچھے جاسکتے؟ اگر ناگوار خاطر نہ ہو:

- آپ کو کس نے مجبور کیا کہ آپ صدر بنتے ہی اعلان کریں کہ آپ قدامت پسند نہیں' بلکہ ایک لبرل مسلمان ہیں' اور عورتوں کو خوف زدہ نہیں کرنا چاہتے؟
- آپ کو کس نے روکا کہ آپ اسلام کے نظام عفت پر عمل کریں اور اپنی اور اپنے اہل خانہ کی تصاویر بنانے سے اس دن کی اشاعت پر پابندی عائد کریں۔ عورتوں کے ساتھ مخلوط اور گروپ فوٹو بنوائیں۔ کھیلوں کا افتتاح کریں؟
- آپ کو کس نے روکا ہے کہ آپ ایوان صدر کے بجائے ایک چھوٹے سے گھر میں قیام کریں' قوم کے روزانہ لاکھوں روپے ضائع کریں' ہٹو بچو کی جھرمٹ میں زندگی گزاریں' اپنی زندگی کو قیدیوں کی زندگی بنالیں' آپ تو متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' امیرالمومنین حضرت عمر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے' تاریخ میں آتا ہے کہ وہ جس گلی سے گزر جاتے تو کافی دیر تک پتہ چلتا کہ اس گلی سے عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ ایک ایک چادر مہنگی ترین خریدتے' لیکن جب خلیفتہ المسلمین بنے اور آپ کو عمدہ سواریاں' بہترین خیمے اور خوبصورت کنیزیں پیش کی گئیں' تو آپ نے پوچھا' یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ خلیفہ کے لئے یہ وہ چیزیں ہیں جو کبھی استعمال نہیں کی گئیں۔ آپ نے فرمایا "بیت المال میں داخل کردو' عمر کے اپنے پاؤں کافی ہیں۔ اپنی بیوی کو کہا کہ تمام زیورات بیت المال میں داخل کردو۔" کیا اس کی ایک معمولی سی جھلک آپ دکھا سکتے ہیں؟ ایوان صدر کی ان عیاشیوں کے لئے آپ کو کس نے مجبور کیا؟

قرآن کریم میں آپ کے لئے حکم ہے کہ جب آپ کو اقتدار دیا جائے تو آپ نماز قائم کریں' زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کریں' برائی سے روکیں اور اچھائی کا حکم دیں۔ آپ کو کس نے مجبور کیا کہ آپ ان قوانین کا نفاذ نہ کریں۔ محترم صدر صاحب! آپ اور آپ کے وزیراعظم بھاری اکثریت کے ساتھ اس ملک کے اقتدار پر براجمان ہوئے ہیں۔ اقتدار کے تحفظ کے لئے کونسا ایسا قانون ہے جو آپ کی حکومت راتوں رات منظور نہیں کرالیتی' قوم کو تلقین کی نہیں قانون کی ضرورت ہے' نظام اپیلوں اور درخواستوں سے نہیں چلتے' آپ مبلغ نہیں اور نہ ہی داعی ہیں' آپ ایک حاکم ہیں' حاکم کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں تبلیغ کا حکم نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے یمن کا حاکم بناکر روانہ کیا تو فرمایا "فیصلے کیسے کروگے! کہا قرآن و سنت سے۔" آپ نے تحسین فرمائی۔

خدارا! قوم کا مذاق نہ اڑائیں' جنرل ضیاء الحق مرحوم کی طرح تلقین نہ کریں' انہوں نے جتنی تلقین اور تبلیغ کی تھی وہ سب ہوا میں اڑ گئی جو قوانین اسلام کے سانچے میں ڈھالے تھے وہ باقی ہیں۔ آپ کی تقریروں کی قوم کو ضرورت نہیں' آپ کے قوانین کی ضرورت ہے۔ قوم مجبور محض ہے' اس کی مثال ریوڑ کی طرح بھٹکنا ہے' قوم حکمرانوں کے لیکچروں اور تبلیغی باتوں سے تنگ آچکی ہے' اس کو آپ کے عمروں اور حجوں اور نمازوں اور تہجد کی ضرورت نہیں۔ اسلامی قوانین اور نفاذ شریعت کی ضرورت ہے' اگر آپ ان قوانین کا نفاذ کرسکتے ہیں تو اپنا فریضہ ادا کیجئے ورنہ قوم کا مذاق نہ اڑائیں۔ اس قوم نے ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ اجتماعی نظام کو اسلامی بنانے کے لئے قربانیاں دیں ہیں' دوبارہ اس کو آزمائش میں نہ ڈالیں' وعدے پورے کرسکتے ہیں تو کریں' اس وقت قوم کے عمل کرنے کی نہیں آپ کے اور نواز شریف کے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے صدر بننے سے ایک ہفتہ پہلے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان کے خلاف سازش کررہے ہیں' آج آپ نے ان کے لئے کیا' کیا؟ پی آئی اے' فوج اور حساس محکموں میں جاکر معلوم کریں' قادیانیوں نے مسلمانوں کو کتنا پریشان کیا ہوا ہے' ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب سے معلوم کریں' کسی حساس مسلمان سے معلوم کریں' آپ تو اس کو بھی بھول گئے کہ آپ کے بیان کی تردید قومی اسمبلی کے ایک سیکریٹری نے کردی کہ قادیانی عدالتی بحران میں شامل نہیں تھے۔ آپ قوم کو اسلامی قوانین اور نفاذ شریعت کا تحفہ دیں پھر دیکھیں کہ قوم کیسے عمل نہیں کرتی۔ قوم کے انفرادی عمل کرنے سے ملک کا اجتماعی نظام شریعت کے مطابق نہیں ہوسکے گا۔ پاکستان میں اجتماعی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے' قانون دان کی حیثیت سے آپ سے زیادہ اس سے کون واقف ہوگا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

قادیانیت............ تحریف قرآن

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانی کوثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان عطیہ' خداوندی "الکوثر" عطا ہوا جس کا ذکر سورہ کوثر میں ہے **انا اعطیناک الکوثر** (تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر' ترجمہ شاہ رفیع الدین) "کوثر" کے معنی خیر کثیر کے ہیں' اور اس کا اہم ترین فرد "حوض کوثر" ہے جو قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے اپنی تشنہ لب امت کو اس سے سیراب کریں گے' چنانچہ احادیث متواترہ میں اس کی یہی تفسیر آئی ہے' اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا گیا ہے' اور حوض کوثر سے سیرابی کی دعا ہر مسلمان کے ورد زبان رہتی ہے۔ مرزا صاحب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان منقبت' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ناقابل برداشت تھی' چنانچہ ان کی مراقی متخیلہ نے چٹکی لی اور ان کی تحریفی مشین نے انہیں فوراً" صاحب کوثر بنادیا' مرزا صاحب سورہ الکوثر کی پہلی آیت **انا اعطیناک الکوثر** کو اپنے اوپر منطبق کرکے اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں "ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔" (حقیقتہ الوحی ص ۱۰۲) مرزا صاحب نے پہلی تحریف تو اس میں یہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ آیت کو اپنے اوپر چسپاں کرلیا' اور دوسری تحریف یہ کی آیت کا ترجمہ غلط کیا' کیونکہ آیت میں "الکوثر" کا لفظ مفعول واقع ہوا ہے' یعنی جو چیز دی گئی ہے وہ "الکوثر" ہے لیکن مرزا صاحب نے "الکوثر" کا ترجمہ "کثرت سے" کیا مگر مفعول کو ہضم کرلیا اور یہ تشریح نہیں فرمائی کہ انہیں جو چیز کثرت سے دی گئی ہے وہ کیا ہے؟ اور یہ کہ "قادیانی کوثر"....... کس چیز کی کثرت سے عبارت ہے؟ البتہ اس کی دوسری تشریح یہ ملتی ہے یعنی کثرت بول' کثرت اسہال' کثرت امراض' کثرت دوران' کثرت تشنج' کثرت مراق وغیرہ وغیرہ وہ چیزیں ہیں جو مرزا جی کو "کثرت سے" عطا ہوئیں' اس سلسلہ میں دو ایک تصریحات ملاحظہ کیجئے:

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں......... ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے' بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے' اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال ہیں۔" (ضمیمہ اربعین ۲۰۳ صفحہ ۴' مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

"مخدومی' مکرمی اخویم' السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ..... حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے' کبھی غلبہ دوران سر اس قدر ہوجاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے' اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے' لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا' مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے' اکثر بیٹھے بیٹھے رنگیں ہو جاتی ہے' اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا' قریب چھ سات ماہ یا زیادہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے' اور قرات میں شاید قل ھواللہ احد بمشکل پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوجاتی ہے۔ خاکسار غلام احمد قادیان' ۵ فروری ۱۸۹۱ء" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲)

"مجھے دو مرض دامنگیر ہیں' ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہوجانا' نبض کم ہوجانا' اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب "کثرت سے" آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔" (نسیم دعوت ص ۶۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"اور یہ دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔" (حقیقتہ الوحی ص ۳۰۷)

"حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً" دوران سر' دردسر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (رسالہ ریویو قادیان مئی ۱۹۲۷ء)

"ڈائری میں جو مراق کا لفظ آیا ہے اس سے مراد مالیخولیا مراقی نہیں بلکہ وہ مراق کی بیماری دوران سر ہے...... پردہ مراق سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف جاتے ہیں' جن سے سردرد یا دوران سر لاحق ہوجاتا ہے' پس پردہ مراق کے ماؤف ہونے سے "دوار کا عارضہ" آپ کو ضرور تھا (اور بعض اوقات دوار کا یہی عارضہ جو دائمی تھا' ترقی کرکے ہسٹریا اور مراقی مالیخولیا کی صورت بھی اختیار کرلیتا تھا۔ ناقل۔" (احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک حصہ دوم ص ۴۷۴' ۴۷۵ مئولفہ قاضی محمد نذیر قادیانی' ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود...... سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے' بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے' لیکن

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

KHATME NUBUWWAT

دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی اعصابی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں' مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہوجانا' چکروں کا آنا' ہاتھ پاؤں سرد ہوجانا' گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا' ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے' یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا۔ وغیرہ (الغرض علامات تو سب ہسٹریا کی تھیں نام خواہ کچھ ہی رکھو' سیدھے طریقے سے اسے ہسٹریا یا مراق یا مالیخولیا کہو۔ یا الٹی طرف سے کان پکڑ کر اسے "دوار کا عارضہ" کہہ کر مطمئن ہونے کی ناکام کوشش کرو۔ ناقل)" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس نوعیت کی حکایات و شکایات مرزا صاحب اور ان کے مخلصین کی کتابوں میں بڑی کثرت سے درج ہیں۔ ان تصریحات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب کو کیا کیا چیزیں "کثرت سے" دی گئیں۔ اور لطیفہ یہ ہے کہ یہ "کوثر" انہیں دعوائے ماموریت کے تحفہ میں عنایت ہوا (قادیانی امت مرزا صاحب کے مراق سے بہت چڑتی ہے' مگر جب مرزا صاحب سلسل البول اور مراق کو دو زرد چادریں قرار دیکر انہیں "مسیح موعود" کا نشان قرار دیتے ہیں تو انہیں اپنے نبی کی پیغمبرانہ تشریح پر ایمان لانا چاہئے یا چڑنا چاہئے؟ اللہ نے انہیں عقل دی ہے' انہیں سوچنا چاہئے کہ ان دو منحوس بیماریوں کو "علامت مسیح" قرار دینا بجائے خود مرزا صاحب کے "مراقی عارضہ" پر سو دلیلوں کی ایک دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب کا دماغ عرش معلی پر تھا' جب ہانکتے بے تکی ہانکتے) خیر جیسا نبی ویسا کوثر! مرزا صاحب آیت میں تحریف کرکے "صاحب کوثر" تو بن گئے' قادیانی امت کو مبارک ہو کہ مسلمانوں کے صاحب کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ ان کے پاس بھی صاحب کوثر نبی موجود ہے۔

بلا بودے اگر ایں ہم تبودے

قادیانی لیسین:

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ میں لکھتے ہیں:

یس.... انک لمن المرسلین' علی صراط مستقیم' تنزیل العزیز الرحیم

"یعنی اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے' راہ راست پر' اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔"

سورہ لیسین کی ان ابتدائی آیات میں مرزا صاحب نے متعدد تحریفات کی ہیں:

اول : باجماع اہل عقل و نقل یہ آیات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہیں' جن میں حق تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید کو شاہد بناکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور رشد و ہدایت کی شہادت دی ہے' مرزا صاحب کے دل میں صاحب لیسین بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چشم نمائی کا "مراقی جذبہ" پیدا ہوا تو بزور الہام ان آیات کو اپنے اوپر منطبق کرلیا۔

دوم : باجماع اہل تفسیر سورہ کا پہلا لفظ مقطعات قرآنیہ میں سے ہے' جن کے بارے میں اکثر محققین کا طرز اللہ اعلم بمرادہ بذالک ہے یعنی ان کی حقیقی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں' اور بعض حضرات نے اسے سورہ کا نام قرار دیا ہے' حضرات ابن عباس' عکرمہ' ضحاک' حسن' سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے اس کے معنی یا انسان! کے مروی ہیں' زید بن اسلم کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے' اور ابوبکر وراق کہتے ہیں کہ یا حرف ندا ہے' اور سین سید البشر کا مخفف ہے' اس لئے یاسین کے معنی ہوئے "اے سردار اولاد آدم" مرزا صاحب نے بھی غالباً یہی معنی لیکر یاسین کا ترجمہ "اے سردار!" کیا ہے۔ گویا سید البشر اور سید اولاد آدم اب مرزا صاحب ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے یہ خطاب اب مرزائے قادیان کو منتقل ہوگیا۔

سوم : قرآن مجید میں لیسین کے بعد والقرآن الحکیم ہے جس میں قرآن حکیم کی قسم کھائی گئی ہے اور اگلی آیت انک لمن المرسلین اس قسم کا جواب ہے' مگر مرزا صاحب نے تحریف لفظی کرکے والقرآن الحکیم کی آیت کو حذف کردیا' اور جواب قسم بغیر قسم کے ذکر کردیا۔

چہارم : قرآن کریم میں تنزیل العزیز الرحیم کی آیت قرآن حکیم سے متعلق ہے' اور مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن' عزیز رحیم خدا کی جانب سے نازل شدہ ہے' مگر مرزا صاحب خود اپنے آپ کو نازل شدہ سمجھ بیٹھے' اور اس آیت کو بھی اپنی صفت قرار دیکر یہ ترجمہ کیا "اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔"

پنجم : نبوت و مسیحیت اور وحی و الہامات کے پردہ میں قرآن کریم پر یہ تحریفی مشق ستم تو مرزائے قادیان کے مراق کا (جو خدانخواستہ مالیخولیا کی حد تک نہیں پہنچا تھا) ادنیٰ کرشمہ ہے' اس پر کس سے فریاد کی جائے' البتہ مناسب ہوگا اگر یہاں قادیانی سردار جی (لیسین) کے سراپا کی' جو ان کے نیاز مندوں نے کمال عقیدت سے مرتب کیا ہے' ایک جھلک دیکھ لی جائے۔

قادیانی امت کے قمر الانبیاء جناب مرزا بشیر احمد صاحب سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۸۵ پر رقمطراز ہیں:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہوجاتی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔ (اور اگر حسن اتفاق سے اس قسم کے کئی لطیفے بیک وقت جمع ہوجائیں تو پورا کارٹون بن جاتا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہوگا۔ ناقل) اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے "گرگابی (انگریزی جوتا) ہدیتاً" لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے' اور بایاں پاؤں دائیں میں' چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے (اور اس کی ایڑی فوراً" بٹھالیتے تھے۔ ناقل) اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔ (مقام شکر ہے کہ کھانے اور کنکر کے درمیان تمیز کرنے کی حس تو باقی تھی' ورنہ خدانخواستہ آپ کا مرتبہ عالی مسیحیت و نبوت سے بھی آگے نکل گیا ہوتا۔ ناقل)"

ایک دوسرے نیازمند لکھتے ہیں:

"آپ کو (یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے' اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے' اسی زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے (ماشاء اللہ! اس قران السعدین کے کیا کہنے؟ اول تو مٹی کے ڈھیلوں اور گڑ کے بھیلوں کو جیب میں..... اور وہ بھی مسیح موعود کی جیب میں...... جگہ ملنا ہی خوش ذوقی کی اچھی علامت ہے اور جب دونوں کو ایک ہی جیب میں یکجا یہ شرف حاصل ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ہے لطافت و نزاہت' صفائی اور پاکیزگی' ذہنی سلامتی اور بلند مذاق کا یہ اعجازی نمونہ انسانیت کی پوری تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے یقیناً" سردار جی کے مسیح موعود ہونے پر ہزار دلیلوں کی ایک دلیل ہے۔ ناقل) اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جو اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ آپ کو یار ازل کی محبت میں ایسی محویت تھی کہ جس کے باعث اس دنیا سے "بالکل بے خبر" ہو رہے تھے۔ (اور بالکل بے خبری کے عالم میں گڑ اور ڈھیلوں کا استعمال یکساں جاری رہتا۔ ناقل)" (تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷ حالات مرزائے قادیان از معراج الدین قادیانی)

فائدہ: یہ تو تھا قادیانی نبیین کا قلمی مرقع...... یہاں ہمارے قارئین کو ایک واضح نکتہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ہر قوم اور گروہ کی اپنی الگ اصطلاحات ہوتی ہیں۔ مثلاً" جو شخص دنیا و مافیہا سے اتنا بے خبر ہو کہ اسے دائیں بائیں' اوپر نیچے اور الٹے سیدھے تک کی خبر نہ ہو' اور جس کے نزدیک مٹی کے ڈھیلے اور گڑ کے بھیلے یکساں شرف رکھتے ہوں وہ عقلاء و اطباء کی اصطلاح میں "ذہنی معذور" کہلاتا ہے اور عوام کی اصطلاح میں مست الست اور پہنچا ہوا شمار کیا جاتا ہے۔ یہی شخص اگر اس سے بڑھ کر لوگوں کو کتے' خنزیر' سور' حرامزادے جیسے الفاظ سے نوازتا ہو تو طبی اصطلاح میں اسے جنون سبعی کہا جاتا ہے' اور مرزائی اصطلاح میں اسے ملہم من اللہ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اگر یہ شخص ایسے دعوے کرتا کہ "میں آدم ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں عیسیٰ ہوں' میں محمد رسول اللہ ہوں' میں صاحب کوثر ہوں' میں رحمتہ للعالمین ہوں' میں صاحب مقام محمود ہوں' میں خدا کی توحید و تفرید ہوں' میں عین اللہ ہوں' میں خالق السموات والارض ہوں' میں صاحب کن فیکون ہوں' تمام انبیاء کے کمالات کا جامع ہوں' تمام نبیوں کا بروز ہوں' میں مہدی ہوں' میں کرشن ہوں' میں گرونانک ہوں' میری خبر قرآن میں ہے' حدیث میں ہے' ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے میرے آنے کی خبر دی' تمام اہل کشف نے میری پیش گوئی کی' آسمان و زمین نے میری گواہی دی۔" وغیرہ وغیرہ تو ایسا شخص اطباء کی اصطلاح میں مراقی مالیخولیا کا مریض ہے اور قادیانی اصطلاح میں "مسیح موعود اور مہدی مسعود" کہلاتا ہے۔ مالیخولیا کی علامات میں اطباء کی تصریح یہ ہے:

"مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے' خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔" (اکسیر اعظم جلد اول ص ۸۸ حکیم محمد اعظم خان صاحب)

مسلمان اور قادیانی سب مانتے ہیں کہ مرزا جی نے مندرجہ بالا دعوے کئے ہیں' دونوں فریق اس پر بھی متفق ہیں کہ انہیں مراق کا عارضہ لاحق تھا (اس کی تفسیر خواہ کچھ ہی ہو) اس متفق علیہ اصول کے بعد دونوں فریقین کی اصطلاحیں الگ الگ ہو جاتی ہیں' مسلمانوں کے نزدیک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب کے یہ بے سروپا دعوے ان کے سوائے خام اور مراقی بخارات کی پیداوار ہیں' جبکہ قادیانی امت کے نزدیک یہ ان کی مسیحیت کا سرٹیفکیٹ ہے۔ قریباً" ایک صدی سے مرزائی امت' مرزا صاحب کے اناپ شناپ دعوؤں کی وادی تیہ میں بھٹک رہی ہے' اور تاویل در تاویل کے چکر میں اس کے اعضا شل ہو چکے ہیں' مگر مرزا صاحب کی مسیحیت کا اونٹ ہے کہ کسی کروٹ سیدھا نہیں بیٹھ پاتا۔ دیگر دعاوی سے قطع نظر مرزا جی کا مسیحی دعویٰ ہی مرزائیت کے لئے اندھوں کے ہاتھی کی حیثیت رکھتا ہے' ایک نے ٹٹولا تو مجدد نکلا' دوسرے نے ہاتھ پھیرا تو غیر حقیقی نبی ظاہر ہوا' تیسرے نے انگل لگائی تو حقیقی مگر تشریعی نبی کا پتہ دیا' چوتھے نے کوشش کی تھی تو کامل "تشریعی نبی" کی خوشخبری لایا' پانچواں گیا تو "آخری نبی" کا مژدہ لایا' چھٹا آیا تو اس نے "نبی گر" بتایا۔ اور جس نے کہا اپنے مبلغ فہم و علم کے مطابق کہا اس لئے کہ۔

یار ما ایں دارد و آں نیز ہم

مجھے جو بات کہنی ہے وہ یہ ہے کہ مرزائے قادیان سورہ یٰسین کی زیر بحث آیتوں کو تحریفی سانچے میں ڈھال کر اپنی ذات پر جو فٹ کرتے ہیں' ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیجئے کہ ان آیات کا مصداق مرزا جی کی ذات گرامی ہے' اور ان کو

باقی صفحہ ۱۳ پر

مولانا زاہد الراشدی

بین الاقوامی لابیاں، قادیانی گروہ اور بعض پاکستانی دانشور

(نوائے وقت) میں "اور پاکستان بدنام ہورہا ہے!" کے عنوان سے اصغر علی گھرال کے مضمون کی تین قسطیں نظر سے گزریں جس میں انہوں نے پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف درج مقدمات اور ان کے حوالہ سے عالمی سطح پر قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم کا ذکر کیا ہے اور قادیانیوں کو یہ تسلی دینے کی کوشش کی ہے کہ ان کے خلاف شور و غوغا صرف تنگ نظر ملاؤں نے بپا کر رکھا ہے ورنہ عام مسلمانوں کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہے اور نہ ہی ملک کی عام آبادی قادیانیوں کے خلاف کسی قسم کی مہم میں شریک ہے۔ اصغر علی گھرال نے پارسی کالم نگار اردشیر کاؤس جی کے ایک مضمون کا بھی حوالہ دیا جس میں انہی مقدمات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور قادیانیوں کو مبینہ مظلومیت کی دہائی دی گئی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ قادیانی گروہ نے کچھ عرصہ سے لندن کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے کہ پاکستان میں ان کے مذہبی حقوق پامال کئے جارہے ہیں، ان کی شہری آزادیاں محدود کردی گئی ہیں، اور انہیں مذہب کی تبلیغ اور عبادت کے حق سے محروم کردیا گیا ہے، ان کے اس موقف کو مغربی ذرائع ابلاغ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسے اداروں کے ساتھ ساتھ امریکی حکومت کی بھی باقاعدہ سرپرستی حاصل ہے اور امریکی وزارت خارجہ ہر سال پاکستان کے بارے میں اپنی سالانہ رپورٹ میں قادیانیوں کے اس موقف کی حمایت کرتی ہے جس کے ساتھ سرکاری طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف کارروائیں روک دی جائیں اور ان کے خلاف کئے گئے آئینی اور قانونی فیصلے واپس لئے جائیں مثلاً "مارچ ۹۶ء میں امریکی وزارت خارجہ نے پاکستان کے بارے میں جو رپورٹ جاری کی، اس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں۔ قادیانیوں کو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے پاسپورٹ نہیں دیا جاتا، ان پر توہین رسالت کے مقدمات بنادیئے جاتے ہیں اور توہین رسالت کے قانون کا ناجائز استعمال ہوتا ہے۔

اس کشمکش سے نکلنے کا ایک راستہ تو یہ ہے کہ قادیانیوں اور ان کے بارے میں امریکی وزارت خارجہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور مغربی ذرائع ابلاغ کے موقف کو آنکھیں بند کرکے درست تسلیم کرلیا جائے اور پھر "تنگ نظر ملاؤں" کو اس ساری صورت حال کا ذمہ دار ٹھہرا کر قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کو دلاسا دینے کی کوشش کی جائے۔ ہمارے ان محترم دانشوروں اصغر علی گھرال اور اردشیر کاؤس جی نے یہی راستہ اختیار کیا ہے مگر ہمیں اس سے شدید اختلاف ہے کیونکہ اگر حق کی تلاش اور اس کی حمایت کا یہی معیار ہے تو پھر سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور مصر کے ڈاکٹر نصر ابوزید کا کوئی قصور نہیں ہے کہ ان کے بارے میں مغربی لابیوں کا موقف تسلیم نہ کیا جائے اور انہیں مظلوم قرار دے کر ان کی حمایت نہ کی جائے اس لئے کہ معاملہ وہاں بھی آزادی رائے اور شہری حقوق کا ہے اور مغرب اسی حوالہ سے ان کی سرپرستی کررہا ہے۔ سلمان رشدی کا معاملہ تو سب کے علم میں ہے البتہ قارئین کی معلومات کے لئے تسلیمہ نسرین کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور وہ مصنفہ ہے۔ اس کی متعدد تصانیف اہل مذہب کے ہاں قابل اعتراض ہیں مثلاً "ایک مقام پر اس خاتون نے لکھا ہے کہ "قرآن کریم میں عورتوں اور مردوں کے بارے میں جو ضابطے بیان کئے گئے وہ فرسودہ ہوگئے ہیں اس لئے ان میں ترمیم کی ضرورت ہے تاکہ انہیں آج کی سوسائٹی کے لئے قابل قبول بنایا جاسکے۔" (نعوذباللہ) اس پر مذہبی حلقوں نے صدائے احتجاج بلند کی اور تسلیمہ نسرین کے خلاف توہین مذہب کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا جس پر یہ مقدمہ درج ہوگیا، اس کی سزا بنگلہ دیش کے قانون کے مطابق صرف تین سال قید ہے، مغربی لابیوں کو آزادی رائے کی ایک نئی ہیروئن مل گئی، یورپی ممالک کے وزرائے خارجہ کی سطح پر اس کے تحفظ پر غور کیا گیا اور باقاعدہ پلاننگ کے تحت ڈھاکہ میں ایک مغربی ملک کے سفارت خانے میں اسے سیاسی پناہ دلوا کر یورپ پہنچادیا گیا جہاں اسے مکمل پروٹوکول اور تحفظ حاصل ہے۔ ڈاکٹر نصر ابوزید کا تعلق قاہرہ سے ہے۔ اس نے تسلیمہ نسرین سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر یہ لکھ دیا کہ "پورا قرآن ہی ایک ان پڑھ بادیہ نشین کے خیالات کا مجموعہ ہے، اس لئے نئی نسل کو اس

"خرافات" سے جلد از جلد نجات حاصل کر لینی چاہئے۔" (نعوذباللہ) اس پر قاہرہ کے چند غیور وکلاء نے اس کے خلاف مقدمہ درج کرایا اور ایک عدالت نے اسے مرتد قرار دیکر تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کردی' یہ ڈاکٹر نصر ابوزید بھی آج کل یورپ میں بیٹھا ہے اور آزادی رائے اور انسانی حقوق کے نام پر ناز برداری کا لطف اٹھارہا ہے۔ ہم اصغر علی گھرال اور اردشیر کاؤس جی سے بصد احترام یہ عرض کریں گے کہ ان کے مضامین میں اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی بجائے مغرب کے موقف کی ترجمانی کی گئی ہے اور قادیانیوں کے بارے میں "ایمنسٹی انٹرنیشنل" ہی کی سالانہ رپورٹ کو ایک الگ انداز سے پیش کیا گیا ہے' اگر ہماری اس بات پر کوئی شک ہو تو پاکستان کے بارے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل اور امریکی وزارت خارجہ کی گزشتہ دو سال کی رپورٹیں سامنے رکھ لی جائیں اور گھرال صاحب اور کاؤس جی صاحب کے مضامین کے ساتھ ان کا تقابل کرلیا جائے تو کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہ جائے گا۔ مگر ہمارے لئے اس مغربی موقف کو قبول کرنا مشکل ہے۔ اصول و نظریات کے حوالہ سے بھی اور واقعات و حقائق کی بنیاد پر بھی' اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقف کا ایک حد تک جائزہ لیا جائے تاکہ "تنگ نظر ملا" جو شور و غوغا کررہا ہے' اس کی وجہ بھی سمجھ آسکے۔

اس سلسلہ میں پہلی گزارش یہ ہے کہ شہری آزادیوں اور انسانی حقوق کا جو تصور مغرب نے پیش کر رکھا ہے اور جسے اقوام متحدہ کے منشور اور جنیوا انسانی حقوق کمیشن کی قراردادوں کے زور پر ہم سے منوانے کی کوشش کی جارہی ہے وہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں کیونکہ وہ ہمارے دینی معتقدات' مذہبی احکام اور تہذیبی تسلسل کے منافی ہے۔

۱۔ مغرب کے ہاں مذہب انفرادی اور اختیاری فعل ہے اور ہمارے ہاں مذہب ریاست اور سوسائٹی کی بنیاد ہے اس لئے ہم مذہب کے بارے میں مغربی فلسفہ کی پیروی نہیں کرسکتے۔

۲۔ مغرب کے ہاں آزادی رائے کا تصور یہ ہے کہ خدا' رسول اور مذہب سمیت ہر شخصیت اور ادارے پر تنقید کی جاسکتی ہے اور اس کا تمسخر اڑایا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں اس کی اجازت نہیں ہے۔

۳۔ مغرب کے ہاں مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط اور باہمی رضامندی سے جنسی تعلقات تک پر کوئی قدغن نہیں ہے مگر ہمارے مذہبی قوانین اس کے روادار نہیں ہیں۔

۴۔ مغرب کے نزدیک مرد کا مرد کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا بھی "حقوق" کی فہرست میں شامل ہو چکا ہے مگر ہمارے ہاں یہ قابل نفرت اور قابل تعزیر جرم ہے اس لئے ہم مغرب کے انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کے فلسفے کو قبول نہیں کرسکتے اور نہ ہی اسے انصاف اور آزادیوں کا کوئی معیار سمجھتے ہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ مغرب اس وقت ہمارے خلاف حالت جنگ میں ہے اور اس نے سویت یونین کے بکھر جانے کے بعد اسلام اور ملت اسلامیہ کو اپنا اگلا ہدف قرار دیکر مسلم ممالک میں سیاسی مداخلت اور معاشی جکڑ بندیوں کے ساتھ ساتھ میڈیا اور لابنگ کے تمام تر وسائل و ذرائع اس جنگ میں ہمارے خلاف میدان میں جھونک دیئے ہیں۔ یہ ایک تہذیبی جنگ اور ثقافتی یلغار ہے جس کا مقصد ہمیں سوسائٹی کی مذہبی بنیادوں سے محروم کردینا ہے اور اس مقصد کے لئے اقلیتوں کے حقوق' عورتوں کی مظلومیت اور شہری آزادیوں کے نعرے کو بطور ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے اس کیفیت میں اگر کوئی شخص ہمیں مغرب کے موقف کو قبول کرنے اور اس پر غور کرنے کے لئے کہتا ہے تو بالکل ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مغرب کے آگے سپر انداز ہونے کا مشورہ دے رہا ہو' یہ درست ہے کہ ہم سائنس' ٹیکنالوجی اور معیشت میں مغرب سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں' جس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو ان شعبوں میں گزشتہ دو سو برس تک سرگرم رہے ہیں مگر اپنے مذہبی اعتقادات' دینی تعلیم' تہذیبی روایات اور آسمانی تعلیمات کے ساتھ جذباتی وابستگی میں ہم بحمد للہ تعالی مغرب سے بہت آگے اور بہت ہی آگے ہیں اور "تنگ نظر ملا" اس محاذ پر فتح و کامرانی کا پرچم سنبھالے آج بھی ڈٹا ہوا ہے' اس لئے ہم اپنے معاشرتی ڈھانچے' قانونی نظام اور مذہبی اقدار و روایات کے بارے میں مغرب کا کوئی مشورہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ قادیانیوں کے حوالہ سے تو مغرب کا یہ موقف اصولی طور پر غلط ہونے کے علاوہ واقعاتی لحاظ سے بھی بے بنیاد ہے اور مکر و فریب کی ایک گمراہ کن داستان سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ قادیانیوں کے ساتھ ان کے اقلیتی حقوق کے حوالہ سے تو ہمارا کوئی تنازعہ ہی نہیں ہے۔ ہم نے بھی ان کے اقلیتی حقوق سے انکار نہیں کیا اور نہ آج کررہے ہیں۔ اقلیتوں کے حقوق کا اسلام سے زیادہ علمبردار کون ہے؟ پاکستان میں دوسری غیر مسلم اقلیتیں بھی آباد ہیں مگر ہمارا کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ عیسائی' ہندو' پارسی' بابی' بہائی سب یہاں رہتے ہیں مگر قادیانی گروہ اور مسیحی کیمونٹی کے بعض لیڈروں کے سوا ہمارا کسی سے تنازعہ نہیں ہے بلکہ اس موقع پر اس تاریخی حقیقت کا حوالہ دینا بھی شاید نامناسب نہ ہوا کہ قیام پاکستان کے وقت ریاست قلات سے ہندوؤں نے نقل وطن کرکے

بھارت جانا چاہا تو ریاست کے نواب میر احمد یار خان مرحوم اور ان کے "تنگ نظر ملا" وزیر دینی امور علامہ شمس الحق افغانیؒ نے ہندو کمیونٹی کے ذمہ دار افراد کو بلاکر یقین دلایا کہ ریاست میں شرعی قوانین نافذ ہیں جو ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کرتے ہیں' اس لئے انہیں نقل مکانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ اطمینان کے ساتھ اپنے وطن میں رہیں۔ چنانچہ اس یقین دہانی پر ہندوؤں کی بڑی تعداد قلات میں ہی رہ گئی' جو آج بھی وہاں موجود ہے اور آزادی کے ساتھ تجارت اور دیگر امور میں شریک ہے۔ ان کے علاوہ سکھ بھی ملک میں موجود ہیں اور ہر سال بھارت سے بھی آتے ہیں اور اپنی تقریبات آزادی کے ساتھ کرتے ہیں کسی "ملا" نے کبھی ان سے تعرض نہیں کیا۔ البتہ قادیانی گروہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے اور کچھ عرصہ سے مسیحی اقلیت کے چند راہ نماؤں کا طرز عمل بھی قابل اعتراض ہے جس پر "تنگ نظر ملا" ضرور روک ٹوک کرتا ہے اور یہ روک ٹوک بلاوجہ نہیں ہے اس لئے ہم اردشیر کاؤس جی اور اصغر علی گھرال سے گزارش کریں گے کہ وہ اس روک ٹوک پر چیں بہ جبیں ہونے کی بجائے اس کے اسباب کا جائزہ لیں اور "غریب ملا" سے بھی پوچھ لیں کہ اسے قادیانی گروہ اور مسیحی اقلیت کے چند راہنماؤں سے کیا شکایات ہیں؟ اگر یہ شکایات درست نہیں ہیں تو بلاشبہ آپ کو حق حاصل ہے کہ "ملا" کو کوسیں اور اس پر طعن و تشنیع کے تیر بھی بھر کے برسائیں لیکن اگر یہ شکایات جائز ہیں تو پھر امریکی وزارت خارجہ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے کہنے پر آنکھیں بند کرکے ایمان لانے کی بجائے حقائق کا ساتھ دیں اور کسی ملامت کی پروا کئے بغیر انصاف کی حمایت کریں۔ ان گزارشات کے بعد ان شکایات کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو اس ملک کے "تنگ نظر ملا" کو قادیانیوں اور چند مسیحی راہنماؤں سے ہیں تاکہ قارئین تصویر کے اس رخ سے بھی آگاہ ہوں اور انہیں اس معاملہ میں رائے قائم کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ قادیانیوں کے بارے میں صورتحال یہ ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز "ملا" کی نہیں مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کی تھی جسے "ملا" نے اپنے اصل موقف سے بہت پیچھے ہٹ کر قبول کرلیا اور پاکستان میں "قادیانی گروہ" کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے تحریک ختم نبوت شروع کی اور یہ قادیانی مسلم تنازعہ کا منطقی تقاضہ تھا کہ جب قادیانی نئے نبی اور نئی وحی کی بنیاد پر اپنا مذہب مسلمانوں سے الگ کرچکے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب تسلیم نہیں کرتے جس کا اظہار پنجاب کی تقسیم کے موقع پر گورداسپور کی تقسیم کے حوالہ سے ریڈ کلف کمیشن کے سامنے قادیانیوں کا موقف الگ پیش کرنے کی صورت میں اس کے بعد قائد اعظم کے جنازے کے موقع پر موجود ہوتے ہوئے بھی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کے قائد کے جنازہ میں شریک نہ ہونے کی صورت میں عملاً" ہوچکا ہے۔ اور سن ۷۴ء میں پارلیمنٹ کے فلور پر مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب تسلیم نہیں کرتے تو قادیانیوں کی جداگانہ مذہبی حیثیت کے دستوری تعین کے سوا اور کونسا راستہ باقی رہ گیا تھا؟

قادیانیوں کو اسی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور جب وہ خود اپنے اختیار کردہ عقائد اور موقف کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار پاگئے ہیں تو اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص شعائر و علامات پر ان کا کوئی استحقاق باقی نہیں ہے۔ انہیں اپنے لئے الگ نام اختیار کرنا ہوگا اور اپنے مذہبی شعائر و علامات مسلمانوں سے الگ بنانے ہوں گے ورنہ اشتباہ قائم رہے گا جس سے مسلمانوں کا مذہبی تشخص اور امتیاز مجروح ہوتا ہے اور اپنے تشخص اور امتیاز کا تحفظ دنیا کے ہر فرد اور گروہ کا مسلمہ حق ہے جس سے کوئی ذی شعور شخص انکار نہیں کرسکتا اس لئے اگر قادیانیوں کو اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی علامات مثلاً" کلمہ طیبہ' مسجد' اذان وغیرہ استعمال کرنے سے قانوناً" روک دیا گیا ہے تو اس سے آخر انصاف کا کونسا تقاضا پامال ہوا ہے؟ اور ہم اس معاملہ میں قادیانیوں کی حمایت کرنے والے دوستوں سے پوچھنا چاہیں گے کہ کیا اپنے مذہبی تشخص اور امتیاز کے تحفظ اور اسے اشتباہ سے بچانے کا مسلمانوں کو بھی کوئی حق حاصل ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ اسے حق تسلیم کرتے ہیں تو متنازعہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس سے ہٹ کر وہ کوئی فارمولا طے کردیں' جس سے مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہبی نام الگ الگ ہوجائے اور مذہبی اصطلاحات و علامات کے حوالہ سے ان کے درمیان اشتباہ عملاً" ختم ہوجائے ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ "تنگ نظر ملا" ان کے تجویز کردہ فارمولے کو بھی اسی طرح تسلیم کرلے گا جس طرح اس نے اپنے اصل موقف سے پیچھے ہٹ کر علامہ اقبالؒ کی اس تجویز پر قناعت کرلی تھی کہ قادیانیوں کو صرف غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ ہمیں قادیانیوں سے شکایت یہ ہے کہ وہ نہ تو ملت اسلامیہ کے اجتماعی عقائد قبول کرکے مسلمانوں کے دائرہ میں واپس آرہے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں سے الگ حیثیت قبول کررہے ہیں۔ یہ بے جا ضد اور ہٹ دھرمی ہے جس کا حوصلہ انہیں صرف اس لئے ہورہا ہے کہ امریکہ ان کی حمایت کررہا ہے اور مغربی لابیاں اور پریس ان کی پشت پر ہیں اور یہ بات بھی یقیناً" کاؤس جی اور اصغر علی گھرال کے علم میں

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

ہوگی کہ قادیانیوں نے اسی بنیاد پر مردم شماری اور ووٹ شماری کا بائیکاٹ کررکھا ہے اور جداگانہ انتخابات سے لاتعلقی اختیار کی ہوئی ہے اس طرح وہ مسلمانوں سے الگ اقلیتوں کے خانوں میں درج ہوں گے اور اسی حوالہ سے حال ہی میں قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو کھلم کھلا "ردی کاغذ کا ٹکڑا" قرار دے کر اس کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

مغرب کی بات چھوڑیئے اسے تو پاکستان کی اسلامی حیثیت پر اعتراض ہے' اس لئے اس کے نزدیک پاکستان کے دستور اور قانون کی ہر وہ شق غلط ہے جس کا اسلام کے کسی بھی پہلو سے کوئی تعلق ہے اور وہ ملک کے ہر اس فرد اور گروہ کی حمایت کرے گا جو پاکستان کو سیکولر بنانے کے لئے کسی بھی درجے میں کارآمد ہو۔ اگر آپ مغرب کے اعتراضات کی بات کرتے ہیں اور اقوام متحدہ کے منشور' جنیوا حقوق کمیشن کی قراردادوں' ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹوں اور امریکی وزارت خارجہ کے مطالبات کے حوالہ سے پاکستان کو "بدنامی" سے بچانا چاہتے ہیں تو ان کی فہرست بہت لمبی ہے

☆ انہیں پاکستان کے نام کے ساتھ "اسلامی" کے لفظ اور دستور میں اسلام کو ریاست کی قرار دینے والی شقوں پر اعتراض ہے۔

☆ وہ "توہین مذہب" اور "توہین رسالت" کو سرے سے کوئی جرم نہیں سمجھتے اور اس پر سزا دینا اور ان کے نزدیک حقوق انسانی کے منافی ہے۔

☆ زنا ان کے ہاں کوئی معیوب کام نہیں ہے اور اس جرم پر اسلامی سزا ان کے نزدیک وحشیانہ اور غیر منصفانہ کہلاتی ہے۔

☆ معاشرتی جرائم کے بارے میں قرآن کریم کی مقرر کردہ سزائیں ان مغربی اداروں کے نزدیک جسمانی تشدد اور وحشت و بربریت کے زمرے میں شمار ہوتی ہیں۔

☆ نکاح' طلاق' وراثت اور خاندانی تعلقات کے حوالہ سے قرآن کریم کے بیان کردہ قوانین اور ضابطے ان کے نزدیک غیر منصفانہ ہیں اور خود ان کے مقرر کردہ بین الاقوامی معیار کے مطابق نہیں ہیں۔

☆ انہیں سرے سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر ہی اعتراض ہے اور وہ اسے بھی انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں۔

پاکستان کے بارے میں اقوام متحدہ' انسانی حقوق کمیشن' ایمنسٹی انٹرنیشنل اور امریکی وزارت خارجہ کی گزشتہ پانچ سال کی رپورٹوں کو سامنے رکھ لیں' یہ سب مطالبات ریکارڈ پر ہیں اور ان سب امور کے حوالے سے پاکستان بین الاقوامی سطح پر "بدنام" ہورہا ہے۔ اس لئے پاکستان کو بدنامی سے بچانے کے خواہشمند دوستوں بالخصوص اصغر علی گھرال سے یہ گزارش ہے کہ وہ حوصلہ کرکے پوری بات کریں۔ آدھی بات کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو کوئی اصول کی بات نہ ہوئی کہ ملک کو ایک حوالہ سے تو بدنامی سے بچانے کی کوشش کی جائے اور باقی "بدنامیوں" پر چپ سادھ لی جائے۔ باقی رہی بات "تنگ نظر ملا" کی تو کسی طعن و ملامت کی پروا کئے بغیر ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مغرب کے تمام مطالبات غلط ہیں اور اسلام اور مغرب کے درمیان دن بدن تیز ہونے والی "تہذیبی جنگ" کے ہتھیار ہیں جنہیں مغرب کی حکومتیں' ادارے اور لابیاں ہمارے خلاف صرف اس مقصد کے لئے استعمال کررہے ہیں کہ مسلمان اپنی اعتقادی اور تہذیبی بنیادوں سے محروم ہوجائیں تاکہ مغرب اس ثقافتی یلغار میں انہیں آسانی کے ساتھ بلڈوز کرسکے۔ لیکن مغرب اس حقیقت کا ادراک نہیں کرپا رہا کہ اسلام اور عیسائیت میں کیا فرق ہے۔ اسلام زندہ' متحرک اور عملی مذہب ہے اور اسلام کی نمائندگی کرنے والا "تنگ نظر ملا" اپنی تمام تر کمزوریوں' کوتاہیوں اور خامیوں کے باوجود اسلام اور اسلام کے اجتماعی کردار کے ساتھ لازوال وفاداری کا تعلق رکھتا ہے اس لئے اسے یورپ کے عیسائی پادری کی طرح مذہب کے اجتماعی کردار سے محروم کرکے "کارنر" کرنے کی خواہش مغرب کی "خام خیالی" ہے جو انشاء اللہ العزیز قیامت کی صبح تک پوری نہیں ہوسکے گی۔

ہمیں پاکستان کی مسیحی برادری کے چند مذہبی راہنماؤں سے بھی یہی شکایت ہے کہ وہ مذہب کی نہیں بلکہ "لامذہبیت" کی نمائندگی کررہے ہیں' وہ مذہبی اقدار کو فروغ دینے اور بائبل کے احکام کو سوسائٹی میں رواج دینے کی بجائے سیکولر لابیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور ان کی بیشتر تنظیمیں این جی اوز میں شامل ہیں جو مغرب کی سیکولر لابیوں کی شہ پر اور بین الاقوامی اداروں کی رقوم کے ساتھ پاکستان میں فکری انتشار پیدا کرنے اور مذہبی قدروں کو کمزور کرنے کے لئے مسلسل سرگرم عمل ہیں ورنہ وہ اگر انسانی حقوق کمیشن کی قراردادوں کی بجائے اپنی سوسائٹی کے لئے بائبل کے احکام و قوانین کی بات کریں تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ "تنگ نظر ملا" کی حمایت ان کے ساتھ ہوگی اور ہم مسیحی کیمونٹی کے لئے بائبل کے قوانین کو اسی طرح سپورٹ کریں گے جس طرح مسلم معاشرہ کے لئے قرآن و سنت کے قوانین کی بات کرتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بات مذہب کی ہو لامذہبیت کی نہ ہو اور اس کی بنیاد بائبل پر ہو جنیوا کے سیکولر انسانی حقوق کمیشن کی قراردادوں پر نہ ہو۔

آخر میں یہ گزارش ہے کہ قادیانی گروہ اپنی اقلیتی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنا مذہبی نام اور مذہبی اصطلاحات و علامات مسلمانوں سے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

الگ کرلے اور پاکستان اور اس کے دستور کے خلاف بے بنیاد مہم بند کردے تو ہمیں بحیثیت اقلیت ان کے وجود اور سرگرمیوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے' لیکن مسلمانوں سے الگ ہوتے ہوئے اسلام کا نام اور علامات استعمال کرنے کی انہیں کبھی اجازت نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی امریکہ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل یہ سراسر ناجائز مطالبہ ہم سے کسی قیمت پر نہیں منواسکتے ہیں۔

●●

بقیہ : قادیانی کوثر

واقعی ان کے عاجی خدا نے "انک لمن المرسلین" کا بلند پایہ خطاب دیا ہے' اس فرض محال کے بعد دیکھئے کہ اس سے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی تصدیق ہوتی ہے یا تکذیب نکلتی ہے؟ اس پر غور کرنے کے لئے صرف دو نکتے ذہن میں رکھئے۔

اول : یہ کہ قادیانی امت کی محمودی قادیانی شم ربوی جماعت کے نزدیک مرزا صاحب غیر مستقل اور غیر تشریعی نبی تھے۔

دوم : یہ کہ مرزائی امت کو مسلم ہے کہ یہ آیات قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی "انک لمن المرسلین" کے اولین مخاطب ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظلی بروزی اور غیر تشریعی نبی نہیں بلکہ حقیقی' مستقل اور ناسخ شریعت سابقہ رسول تھے۔

اب اگر "انک لمن المرسلین" کی آیت مرزا جی پر بھی اسی طرح صادق آتی ہے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر........ تو قادیانی امت کو دو باتوں میں سے ایک تسلیم کرنا پڑے گی' یا یہ کہ مرزا صاحب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مستقل اور ناسخ شریعت رسول تھے' یا اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مرزا جی کی طرح غیر تشریعی اور غیر مستقل رسول تھے۔ قادیانی امت کا یہ دوغلا پن کیسا عجیب ہے کہ ایک طرف تو ان تمام آیات کو' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں' مرزا صاحب پر چسپاں کیا جائے اور دوسری طرف مرزا کے صاحب شریعت رسول ہونے کا انکار کیا جائے' آپ نے قرآن کا اعجاز دیکھا؟ مرزا جی آیات قرآن کو تراش خراش کر اپنے اوپر منطبق کرنا چاہتے ہیں' مگر آیات رسالت کا جامہ ان کے "بونے قد" پر کسی طرح راست نہیں آتا۔ ساڑھے چھ فٹ کے جوان کا کرتہ کسی ننھے بچے کو پہنادیا جائے تو ایک تماشہ ضرور بن جائے گا' مگر اس سے وہ ننھا کیا سچ مچ کا جوان بن سکتا ہے؟ اب قادیانی امت "انک لمن المرسلین" کے جامہ کو' جو پورے سائز کی رسالت' نبوت کے لئے تیار کیا گیا ہے' تاویل کی قینچی سے کاٹ کر اپنے "بونے نبی" کے سائز پر لانے کی کوشش کرے گی' مگر عقلاء دیکھ کر یہی کہیں گے۔

من انداز قدت را می شناسم
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

●●

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ ● مون لائٹ ● پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ ● وینس کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سم۔ این آر ایونیو نزد جہری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

ختم نبوۃ KHATME NUBUWWAT

محمد طاہر رزاق' لاہور

مِرزائی کسے کہتے ہیں؟

یہ سردیوں کی ایک سہانی شام تھی۔ میں گھر میں بیٹھا تھا کہ باہر کسی نے گھنٹی دی۔ میں باہر نکلا........ دیکھا........ تو میرا ایک دوست باہر کھڑا تھا..... اکرم خان تقریباً" ایک سال بعد آج مجھ سے ملنے آیا تھا........ وہ جذبہ محبت سے بغل گیر ہوگیا۔ میں اسے ڈرائنگ روم میں لے آیا........ خیر خیریت پوچھی...... ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں..... پھر چائے کا دور چلا....... چائے کے دور میں گفتگو کا دور بھی چلتا رہا.......

"آج کیسے آنا ہوا" میں نے پوچھا۔

"خیریت تو ہے؟"

"جی ہاں! خیریت ہے۔"

"جی فرمایئے! میں نے کہا۔"

"طاہر بھائی! قادیانی کسے کہتے ہیں؟" اس نے دریافت کیا۔

"تجھے کیا ضرورت پڑ گئی؟" میں نے پوچھا۔

"آج ایک قادیانی سے بات ہوگئی لیکن میں نے خود کو اس موضوع پر کورا پایا۔"

میں نے کہا بھائی اکرم خان! اپنی نجی زندگی میں تم اتنے ہوشیار....... اپنی کاروباری زندگی میں تم اتنے کائیاں...... لیکن........ ختم نبوت کے باغیوں کے بارے میں تم اس حد تک ناآشنا!

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے بارے میں تمہاری معلومات کی یہ حالت!

ملت اسلامیہ اور پاکستان کے دشمنوں کے بارے میں تمہاری اس درجہ لاعلمی!

اس پر افسوس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے........ حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے ملت اسلامیہ کی اس حالت پر آنسو بہاتے ہوئے کہا تھا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

"نہیں..... نہیں...... میں قادیانیت کے نام سے تو واقف ہوں لیکن قادیانیت کے "کام" سے واقف نہیں۔" میری کڑوی گفتگو سن کر اس نے آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا "جگر تھام....... کلیجہ سنبھال اور ہوش کے گوش سے سن میرے بھائی۔"

"قادیانی کسے کہتے ہیں؟" میں نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اس کا سوال دہرایا اور پھر اس کا جواب دیتے ہوئے کہا:

قادیانی اسے کہتے ہیں........ جس کا عقیدہ ہو......... جس کا یقین ہو....... جس کا اعتقاد ہو کہ:

- ○ مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آئے ہیں۔ (نعوذباللہ)
- ○ مرزا قادیانی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہلی رات کے چاند کی طرح اور مرزا قادیانی کی نبوت چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ کلمہ طیبہ میں جہاں لفظ محمدؐ آتا ہے' اس سے مراد محمد عربی نہیں بلکہ ان کی دوسری بعثت "محمد عجمی" یعنی مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ اللہ تعالی نے جب سارے نبیوں کو ایک صورت میں دکھانا چاہا تو انہیں مرزا قادیانی کی شکل میں دکھایا۔ (نعوذباللہ)
- ○ شریعت اسلامیہ میں مرزا قادیانی کا قول "قول فیصل" ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ جہاد کو حرام قرار دے دیا گیا ہے' اب جو جہاد کرے گا' وہ اللہ اور رسول کا باغی ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ اللہ تعالی اور اس کے فرشتے مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ (نعوذباللہ)
- ○ قرآن پاک مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل کیا گیا ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ قرآن پاک میں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے' اب اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی "وحی" قرآن پاک کی طرح ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ اللہ تعالی نے قرآن پاک قادیان کے قریب نازل کیا۔ (نعوذباللہ)
- ○ اب جہاد حرام قرار دے دیا گیا ہے' اب جو جہاد کرتا ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے۔ (نعوذباللہ)
- ○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی الہام سمجھ نہ آئے اور آپ سے کئی غلطیاں ہوئیں

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

(نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی رحمتہ للعالمین ہے۔ (نعوذباللہ)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے اور ان کے باپ کا نام یوسف نجار تھا۔ (نعوذباللہ)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی اولاد شعائر اللہ ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی بیٹی امتہ الحفیظ سارے نبیوں کی بیٹی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ آسمان سے بہت سے تخت اترے لیکن مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی فخر الاولین و آخرین ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی روحانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے معجزے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں سے مرزا قادیانی کی بیعت کا عہد کیا تھا۔ (نعوذباللہ)

○ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔ (نعوذباللہ)

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دین کی مکمل اشاعت نہ کر سکے، وہ مرزا قادیانی نے کی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ کائنات میں دو عورتیں سب سے افضل ہیں۔ سیدہ آمنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ، اور چراغ بی بی عرف گھسیٹی، مرزا قادیانی کی ماں۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی بیٹی "سیدۃ النساء" ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے ساتھی "صحابہ کرام" ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے ۳۱۳ ساتھی "اصحاب بدر" ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی باتیں احادیث رسول ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کو احادیث پر حکم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ وہ جس حدیث کو صحیح کہے، وہ صحیح اور جسے غلط کہے، وہ غلط ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے گھر والے "اہل بیت" ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی بیوی "ام المومنین" ہے۔ (نعوذباللہ)

○ قادیان اور ربوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے فیض ختم ہو چکا ہے اور اب یہ فیض صرف قادیان سے ملتا ہے۔ (نعوذباللہ)

○ قادیان کی زمین حرم پاک کے زمین کی طرح متبرک ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مکہ مکرمہ کے حج سے اب حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ اس لئے قادیان کا حج اب ظلی حج ہے۔ (نعوذباللہ)

○ جنت البقیع کے مقابلہ میں اب مرزا قادیانی کا بنایا ہوا قبرستان بہشتی مقبرہ ہے اور جو اس میں دفن ہو، وہ بہشتی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے جانشین خلفائے راشدین کی طرح خلفاء ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ اب مرزا قادیانی کو نبی مانے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ (نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری ہے، جتنا دوسرے انبیائے کرام پر۔ (نعوذباللہ)

○ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا، وہ دائرہ اسلام سے خارج، پکا کافر اور جہنمی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ جو مرد مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے وہ سور اور جو عورتیں مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتیں، وہ کتیاں ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ جو لوگ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، وہ حرامی اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ اب سید صرف وہ ہوگا جو مرزا قادیانی کی اولاد سے ہوگا۔ (نعوذباللہ)

○ احادیث نبویؐ میں جس مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہے، وہ مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ احادیث رسول میں جس امام مہدی کے آنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے، وہ مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذباللہ)

○ جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی گئی ہے اور وہ آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں۔ (نعوذباللہ)

○ پاکستان ختم ہو جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔

○ عنقریب پاکستانیوں میں قادیانیوں کی حکمرانی ہوگی۔

○ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان قیدیوں کی طرح قادیانی حکمرانوں کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

میں سن رہا تھا کہ اکرم خان میرے ہر جملے پر نعوذباللہ کہہ رہا تھا اور میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی آنکھوں میں بار بار آنسو چھلک رہے تھے۔

اکرم خان مجھے کہنے لگا "طاہر بھائی! آپ نے مجھے جھنجوڑ جھنجوڑ کے بے حال کردیا ہے..... میرے دل و دماغ میں اک انقلاب برپا کردیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہورہا ہے کہ میں نے اس دنیا میں آج ایک نیا جنم لیا ہے...... میں نے آج ایک نئے جہاں میں آنکھیں کھولی ہیں...... اور میرے ذمہ ایک بہت بڑا فرض ہے' جسے مجھے ادا کرنا ہے۔ اس فرض کی پکار مجھے بلارہی ہے۔"

وہ کہنے لگا "طاہر بھائی! قادیانی اتنے خطرناک....... اتنے مہلک اور اتنے زہریلے ہیں...... تو مسلمان انہیں براشت کیسے کرتے ہیں؟"

"جیسے تم کرتے تھے" میں نے جواب دیا۔

"میں تو ان کی ہولناکیوں اور زہرناکیوں سے واقف ہی نہیں تھا" وہ بولا۔

"حق و باطل کے فرق کو نہ ماننا بھی جرم ہے اور نہ جاننا بھی جرم ہے۔ قیامت کے روز اللہ کے دربار میں کوئی شخص یہ عذر نہیں کرسکے گا کہ وہ قادیانیوں کو جانتا نہیں تھا۔ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفر کی اتنی بھیانک سازش ہو...... اور مسلمان کو پتہ نہ ہو....... یہ کیسی مسلمانی ہے؟" میں نے جواب دیا۔

میں نے کہا کہ آج قادیانیت فقط مسلمان کی بے غیرتی و بے حمیتی کی وجہ سے زندہ ہے۔ تاج و تخت ختم نبوت پہ ڈاکہ زنی ہوتے دیکھ کر مسلمان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ناموس رسالت پہ قادیانی کتے بھونکتے دیکھ کر مسلمان ٹس سے مس نہیں ہوتا....... ارتدادی تبلیغ ہوتے دیکھ کر اس کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی....... مسلمان کا ایمان لٹتے دیکھ کر بھی اس کے ماتھے پر تشویش کی سلوٹیں نہیں ابھرتیں....... وہ آغوش دنیا میں بدمست ہے اور اس بدمستی کی دلدل میں مزید دھنستا جارہا ہے....... ہماری ایمانی پستی' بے غیرتی' بے حسی اور عشق رسولؐ کے تنزل پہ نوحہ خوانی کرتے ہوئی مجاہد ختم نبوت جناب سید منظور الحسن شاہ نے خوب کہا ہے۔

سنو محمدؐ کا نام نامی زبان اپنی پہ لانے والو
اسی کے صدقے سے ملنے والی کتاب ہستی سجانے والو
اسے حرا میں رلانے والو
اس سے محبت جتانے والو
مگر محمدؐ کے دشمنوں سے محبتوں کو بڑھانے والو
تمہارے اندر نبیؐ کی الفت کی اک رمق بھی نہیں رہی ہے!
تمہارے چہرے پہ اس کی یادوں کی ایک جھلک بھی نہیں رہی؟
نبیؐ سے عشق ووفا نبھانے کے دعویدارو!
ذرا محمدؐ کے پیار کا اپنے واسطے تم مقام دیکھو
گریباں اپنے بھی جھانک دیکھو
اس نبیؐ کی محبتوں کا مقام دیکھو
کہ جس نے امت سے پیار کرنے پہ چمن طاؤف میں زخم کھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے اپنے
تمام آنسو خدا کے آگے تمہاری خاطر ہی ہیں بہائے
شہید دندان بھی کرائے! شدید صدمات بھی اٹھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے تم کو ہیں درس انسانیت سکھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے تمہارے پیار کی خاطر ہی اپنا آبائی شہر چھوڑا
وہی محمدؐ کہ جس نے فاقے تو کرلئے پر نہ تم سے عہد وفا کو توڑا
وہی محمدؐ کہ جس کے ہونٹوں سے پتھروں کے عوض دعاؤں کے پھول برسے
وہی محمدؐ کہ جس کی چند مسکراہٹوں پر خدا نے تمہارے گناہ بخشے
اسی کی روح عظیم تمہاری الفتوں کو تلاش کرنے میں سرگرم ہے
مگر تمہاری محبتوں کے خزانے خالی پڑے ہیں لوگو!
تمہارے آقا تمہاری غیرت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو!
نبی کے دشمن بڑے ہیں لوگو! کفر کے پہرے کڑے ہیں لوگو!
مگر ہم اپنی محبتوں پر
رسول سے بیوفائیوں کے لبادے اوڑھے کھڑے ہیں لوگو!
ہمارے آقا ہماری چاہت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو!
سنو! محمدؐ کا نام سنتے ہی آنسوؤں کو بہانے والو!
سنو! محمدؐ کے منہ سے نکلے حروف کو بیچ کھانے والو!
سنو نبیؐ کے نقوش پا کی تلاش میں نکلے راستوں کو مٹانے والو!
سنو محمدؐ کے دشمنوں سے محبتوں کو بڑھانے ہوالو!
تمہیں ذرا بھی خبر نہیں ہے
کہ قادیانی تمہارے آقا کی عصمتوں کو
طویل مدت سے ماند کرنے میں سرگرم ہیں
وہ کب سے تمہاری بے بسی اور بے حسی پر
خوشی کے نعرے لگارہے ہیں
نبیؐ کے دین کو مٹارہے ہیں
بنائے اسلام ڈھارہے ہیں
تمہیں تمہارے عظیم آباء سے ملنے والی
میراث عشق محمدیؐ کو مٹارہے ہیں
سنو محمدؐ کا دین بچانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا

باقی ۲۶ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اسلام میں عفّت وعصمت کی اہمیّت

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی

سورہ نور میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "آپ مومنین سے فرمادیجئے کہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھیں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہونے کی بات ہے، بلاشبہ اللہ ان کاموں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو، اور مومن عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر جو اس میں سے ظاہر ہوجائے اور اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپوں پر، یا اپنے شوہروں کے باپوں پر، اپنے بیٹوں پر، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر، یا اپنے بھائیوں پر، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی باندیوں پر یا ایسے مردوں پر جو طفیلی بن کر رہتے ہیں جنہیں کوئی حاجت نہیں، ایسے لڑکوں پر جو ابھی عورتوں کی پردہ کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے اور مومن عورتیں زور سے اپنے پاؤں نہ ماریں تاکہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے اور اے مومنو! تم سب اللہ کے حضور میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

ان دونوں آیتوں میں پردہ کے احکام بیان فرمائے ہیں، اول تو مردوں اور عورتوں کو نظریں پست یعنی نیچی رکھنے کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں، یعنی زنا نہ کریں، دونوں باتوں کو ساتھ جوڑ کر یہ بتادیا کہ نظر کی حفاظت نہ ہوگی تو شرمگاہوں کی حفاظت بھی نہ رہے گی۔ گھروں میں جانے کے لئے جو اجازت لینے کا حکم ہے اس میں جہاں دیگر امور کی رعایت ملحوظ ہے وہاں حفاظت نظر بھی مطلوب ہے، جب نظر کی حفاظت ہوگی تو مرد و عورت کا میل جول آگے نہیں بڑھے گا اور زنا تک نہ پہنچیں گے۔ چونکہ نظر کو بھی مزہ آتا ہے اور نظربازی سے دواعی زنا کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نظر پر پابندی لگائی ہے اور نظر کو بھی زنا قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کو سچا کردیتی ہے یا جھوٹا کردیتی ہے۔" (رواہ مسلم ج ۲، ص ۳۳۶)

مطلب یہ ہے کہ زنا سے پہلے جو زانی مرد اور زانی عورت کی طرف سے نظربازی اور گفتگو اور چھونا اور پکڑنا اور چل کر جانا ہوتا ہے، یہ سب زنا میں شمار ہے اور یہ چیزیں اصلی زنا تک پہنچاتی ہیں۔ بعض مرتبہ اصلی زنا رہ جاتا ہے مرد عورت اسے نہیں کرپاتے (جس کو یوں بیان فرمایا کہ شرمگاہ جھٹلادیتی ہے) یعنی اعضاء سے تو زنا کا صدور ہوا، لیکن اس کے بعد اصلی زنا کا موقع نہیں لگا، حفاظت نظر کا حکم مردوں کو بھی ہے اور عورتوں کو بھی ہے، نظر کے بارے میں شریعت مطہرہ میں بہت سے احکام ہیں، عورت عورت کے کس حصے پر نظر ڈال سکتی ہے اور مرد مرد کے کس حصہ کو دیکھ سکتا ہے، اس کے بھی قوانین ہیں اور شہوت کی نظر تو بجز میاں بیوی کے کسی کے لئے حلال ہی نہیں۔

جس نظر سے نفس کو مزہ آئے وہ شہوت کی نظر ہے اگر عورت پردہ نہ کرے مردوں کو تب بھی نظر ڈالنا ممنوع ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ "راستوں میں مت بیٹھا کرو" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہمارے لئے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے، ہم راستوں میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "اگر تمہیں یہ کرنا ہی ہے تو راستے کو اس کا حق دیا کرو" عرض کیا یارسول اللہ! راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا "نظریں پست رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم کرنا، گناہ سے روکنا۔" (رواہ البخاری)

اپنے محرموں سے پردہ نہیں ہے، لیکن اگر وہاں بھی شہوت کی نظر پڑنے لگے تو پردہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اور جیسا کہ مردوں کو اپنی محرم عورتوں کو بدنظری سے دیکھنا گناہ ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی پردہ لازم ہے کہ اگر یہ سمجھتی ہو کہ میرا فلاں محرم مجھ پر بری نظر ڈالتا ہے تو پردہ کرے، اگر بے دھیانی سے کہیں ایسی نظر پڑجائے جو حلال نہیں ہے تو فوراً نظر کو ہٹالیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اچانک نظر پڑجائے تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نظر کو پھیر لو۔" (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے علی! نظر پڑجانے کے بعد نظر کو باقی نہ رکھو، یعنی جو نظر بے اختیار پڑجائے اس کو فوراً ہٹالو۔ کیونکہ بے اختیاری میں جو نظر پڑی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اس پر مواخذہ نہیں جو نظر کو باقی رکھا اس پر مواخذہ ہوگا۔ **فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ** (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دیدو' میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوجاتا ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو۔

(۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

(۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔

(۴) اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھو۔

(۵) اپنی آنکھوں کو نیچی رکھو۔

(۶) اپنے ہاتوں کو (ظلم و زیادتی سے) روکے رکھو۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵)

اور تم کو حفاظت نظر اور حفاظت شرمگاہ کا حکم دینے کے بعد ارشاد فرمایا **ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا** (اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرو مگر جو اس میں ظاہر ہوجائے) اس میں زینت ظاہر کرنے کو منع فرمایا زینت سے موضع زینت یعنی پورا جسم مراد ہے۔ اور ساتھ ہی **الا ماظھر منھا** بھی فرمایا جس کا مطلب ہے کہ (جو زینت خود ظاہر ہوجائے اس کا ظاہر ہوجانا) وہ ممنوع نہیں ہے۔ **الا ماظھر منھا** (جو خود ظاہر ہوجائے) سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین رحمھم اللہ سے مختلف باتیں منقول ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زینت سے کنگن بازو بند پازیب بالیاں اور ہار مراد ہیں۔ (یعنی یہ چیزیں ظاہر نہ کی جائیں) اور **الا ماظھر منھا** سے کپڑے اور بڑی چادریں مراد ہیں۔ (در منثور ج ۵' ص ۴۱)

مطلب یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہے جس سے نظروں کو نہیں بچایا جاسکتا۔ مثلاً " پہنے ہوئے کپڑے اور کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اوپر والی چادر (جس کی جگہ آج کل برقعہ نے لے لی ہے) اور اگر اس پر نظر پڑجائے تو یہ اس اظہار زینت میں شامل نہیں ہے۔ جو ممنوع ہے۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ **الا ماظھر منھا** (سے ہتھیلی کا خضاب اور انگوٹھی مراد ہے) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے **الا ماظھر منھا** کی تفسیر کرتے ہوئے **وجھھا و کفاھا والخاتم** فرمایا (حضرت سعید بن جبیر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت عطاء رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے)۔

جب سے لوگوں میں اسلام کا دعوی رہ گیا ہے اور اسلام پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ دیندار بھی رہیں اور آزاد بھی رہیں' ایسے لوگ بے پردگی کے حامی ہیں' یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمان عورتیں کافر عورتوں کی طرح گلی کوچوں میں پھریں اور بازاروں میں گشت لگائیں ان آزاد منش جاہلوں کو جہالت کا ساتھ دینے والے بعض مصری علماء بھی مل گئے۔ پھر ان مصر کے نام نہاد مفتیوں کا اتباع ہندو پاک کے ناخدا ترس مضمون نگار بھی کرنے لگے۔ ان لوگوں کو اور کچھ نہ ملا **الا ماظھر منھا** مل گیا اور **الا ماظھر** کی تفسیر جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کی ہے کہ اس سے کپڑے اور اوپر کی چادر مراد ہے' چونکہ یہ ان لوگوں کے جذبات نفسانیات کے خلاف تھی' اس لئے اس سے تو اعراض کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو اس کی تفسیر میں وجہ اور کفین مروی ہے اسے لے اڑے' کیا وجہ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کو چھوڑا جبکہ وہ پرانے صحابی ہیں سابقین اولین میں سے ہیں' جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **تمسکو بعھد ابن ام عبد** کہ ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کی طرف سے جو دینی حکم ملے اس کو مضبوطی سے پکڑلو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مفسر قرآن تھے اور بڑے عالم تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو **اللھم علمہ الکتاب** کی دعا بھی دی تھی۔ اگر انہی کی تفسیر کو لیا جائے تب بھی اس سے عورتوں کو بے پردہ ہوکر باہر نکلنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اول تو آیت شریفہ میں الا ما ظھر فرمایا الا ما اظھرن نہیں فرمایا (یعنی یہ نہیں فرمایا کہ عورتیں ظاہر کیا کریں' بلکہ یوں فرمایا کہ جو ظاہر ہوجائے)۔ اب سمجھ لیں جب عورتیں چہرہ کھول کر باہر نکلیں گے تو اظہار ہوگا یا ظہور ہوگا کیا اس کو یوں کہیں گے کہ بلااختیار ظاہر ہوگیا ہے' پھر یہ بھی واضح رہے کہ آیت میں نامحرم کے سامنے ظاہر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ عورتوں کی پردہ دری کے حامی یہاں نامحرموں کو گھسیٹ کر خود لے آئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام میں نامحرموں کے سامنے عورت کے چہرہ اور کفین کے ظاہر ہونے اور ظاہر کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ان کی بات کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ عورت کو عام حالات میں جبکہ وہ گھر میں کام کاج میں لگی ہوئی ہو' سارے کپڑے پہنے رہنا چاہئے اگر چہرہ اور ہاتھ کھلا رہے اور گھر کی عورتوں اور باپ بیٹے دوسرے محرموں کی نظر پڑجائے یہ جائز ہے۔

یہ لوگ اپنی دلیل میں ایک حدیث کو پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت ابوبکر سے فرمایا کہ "اے اسماء! جب عورت کو حیض آجائے یعنی بالغ ہوجائے تو اس کے لئے یہ ٹھیک نہیں ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ کچھ نظر آجائے۔" اول تو یہ حدیث ہی منقطع الاسناد ہے جسے حضرت امام ابوداؤد نے روایت کیا' لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ خالد بن دریک لم یسمع

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

من عائشہ رضی اللہ عنہا (نیز اس میں ایک راوی سعید بن بشیر بھی ہے' جسے محدثین کرام میں سے بعض نے منکرالحدیث اور بعض نے حاطب اللیل اور بعض نے لیس بشئی اور بعض نے ردی الحفظ فاحش الخطاء کہا ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے یروی عن قتادۃ المنکرات۔" (تہذیب التہذیب ص ۹' ج ۴) پھر اس میں بھی نامحرموں کو دیکھنے دکھانے کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔

ان لوگوں نے **الا ماظہر منہا** ہی کو دیکھ لیا اور سورہ احزاب کی آیت **وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی** (اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو) اور دوسری آیت **واذا سالتموھن متاعا" فسئلوا ھن من وراء حجاب** (اور جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے باہر سے طلب کرو) اور تیسری آیت **یاایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن** (اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور دوسرے مسلمانوں کی بیویوں سے فرمادیجئے کہ اپنے اوپر چادریں نیچی رکھا کریں) پر نظر نہ کی۔

پردہ کے مخالفوں کو یہ منظور ہے کہ ان کی ماں' بہنیں' بہو' بیٹیاں بے پردہ ہو کر باہر نکلیں خود تو بے شرم ہے ہی۔ اپنی خواتین کو بھی شرم کی حدود سے پار کرنا چاہتا ہے۔ پردہ شکنی کی دلیل کے لئے کچھ بھی نہ ملا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو حجت بنالیا اور اسے قرآن کریم کے ذمہ لگایا۔ حالانکہ قرآن مجید میں وجہ اور کفین کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ ان لوگوں کی وہی مثال ہے کہ چوہے کو ہلدی کی ایک گرہ مل گئی تو جلدی سے پنساری بن بیٹھا۔

بعض لوگوں نے نماز کے مسئلہ سے دھوکہ کھایا ہے یا خود سے دھوکہ کھانے کا بہانہ بنایا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے بیان میں یوں لکھا ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلی ستر میں داخل نہیں ہے' اس سے بھلا نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنا کیسے ثابت ہوا۔ نماز میں جسم ڈھکنے کا مسئلہ اور ہے اور نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنا یہ دوسری بات ہے' دیکھئے صاحب درالمختار شروط الصلوۃ کے بیان میں حرۃ یعنی آزاد عورت کی نماز میں پردہ پوشی کا حکم بتاتے ہوئے لکھتے ہیں **وللحرۃ جمیع بدنہا حتی شعرھا النازل فی الاصح خلا الوجہ والکفین فظہر الکف عورۃ علی المذھب والقدمین علی المعتمد** اس میں یہ بتایا کہ نماز میں آزاد عورت لئے چہرہ اور ہتھیلیاں اور دونوں قدم کے علاوہ سارے بدن کا ڈھانکنا لازم ہے۔

یہاں تک کہ جو بال سر سے لٹکے ہوئے ہوں ان کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔ فقہاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمادیا کہ ایسے لوگ بھی ہوسکتے ہیں جو نماز کے مسئلے سے نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنے پر استدلال کرسکتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے کتاب الصلوۃ ہی میں نماز میں ستر عورت کا حکم بتاکر فورا" اسی جگہ یہ بھی بتادیا کہ جوان عورتوں کو مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں فتنہ کا ڈر ہے اور جوان عورت کے چہرے کی طرف اور بے ریش لڑکے کے چہرے کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے' جبکہ اس میں شک ہو کہ شہوت یعنی نفس کی کشش ہوگی' جب اس میں شک ہو کہ دیکھنے میں شہوت ہوگی یا نہیں اس صورت میں نہ صرف یہ کہ عورت کے چہرہ پر نظر ڈالنا حرام ہے بلکہ بے ریش لڑکے کو دیکھنا بھی حرام ہوگا تو جب شہوت کا یقین یا غالب گمان ہو تو نظر ڈالنا کیونکر حرام نہ ہوگا۔ اسی لئے صاحب درمختار کتاب الحظر والا باحۃ میں لکھتے ہیں "یعنی نامحرم عورت کی طرف دیکھنا ممنوع ہے' اگر شہوت کا اندیشہ یا شہوت ہوجانے کا شک ہو پس نظر کا حلال ہونا اس صورت کے ساتھ مقید ہے کہ شہوت نہ ہو' ورنہ حرام ہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے حضرت ابن عباس رضی اللہ کی تفسیر **الا وجھھا و کفیھا** کو اختیار کرکے نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنے کو جائز کہا ہے وہ اس صورت میں ہے جبکہ دیکھنے والے کو شہوت یعنی نفس نظر کے مزے کا خوف یا شک نہ ہو۔ اسی سے سمجھ لیا جائے کہ اس زمانہ میں جو عورت چہرہ کھول کر باہر نکلے گی اس پر نظر ڈالنے والے مرد عموما" شہوت والے ہیں یا بلاشہوت والے ہیں؟

اچھا اب صاحب جلالین کی عبارت پڑھئے وہ لکھتے ہیں "(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق) چہرہ اور ہتھیلیاں مراد ہیں۔ لہذا اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اجنبی کو دیکھنا جائز ہے یہ (شافعیہ کے نزدیک) ایک رائے ہے اور دوسری رائے یہ ہے کہ چونکہ چہرہ کو دیکھنے میں فتنہ کا احتمال ہے' اس لئے اجنبی کو نامحرم عورت کے چہرے کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اس دوسری رائے کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ فتنہ کا دروازہ بالکل بند ہوجائے۔"

اظہار زینت کی ممانعت کے بعد فرمایا **ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن** (اور چاہئے کہ مومن عورتیں اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رہا کریں) اس میں سینہ ڈھانکے رہنے کا حکم فرمایا ہے' کیونکہ گریبان عموما" سینے پر ہی ہوتا ہے زمانہ جاہلیت میں عورتیں سروں پر دوپٹے ڈال کر دونوں کنارے پشت کی طرف چھوڑ دیا کرتی تھیں جس سے گریبان اور گلا اور سینہ اور کان کھلے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے مومن عورتوں کو حکم دیا کہ ان چیزوں کو چھپاکر رکھیں (کماذکر ابن کثیر ج ۳' ص ۲۸۴ صحیح

بخاری ص ۷۰۰ میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "جب اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں آیت **ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن** نازل فرمائی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنالئے۔" یہ حدیث (سنن ابی داؤد کتاب اللباس ج ۲، ص ۲۱۱) میں بھی ہے اس میں لفظ ہے **شققن اکثف مروطھن فاختمرن بھا** (کہ انہوں نے اپنی موٹی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنالئے) اس سے معلوم ہوا کہ سروں کے دوپٹے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن میں بال نظر نہ آئے اور انہیں اس طرح اوڑھا جائے کہ سرگردن اور کان اور سینہ سب ڈھکا رہے۔ یاد رہے کہ یہ عام حالات میں گھروں میں رہتے ہوئے عمل کرنے کا حکم ہے باہر نکلنے کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ باہر نکلنے میں تو چہرہ ڈھانکنا بھی لازم ہے جبکہ نامحرموں کی نظریں پڑنے کا اندیشہ ہو دور حاضر میں فیشن ایبل عورتوں نے جنہیں قرآن و حدیث کے احکام کی طرف نظر کرنے کا دھیان ہی نہیں ہے۔ اول تو باریک دوپٹے بنالئے ہیں جن میں بال نظر آتے ہیں، انہیں اوڑھ کر نماز بھی نہیں ہوتی اور دوسرے ذراسا حصہ سر پر ڈال کر چل دیتی ہیں زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح آدھے آدھے سینے تک سب کچھ کھلا رہتا ہے، جن لوگوں نے یوں کہہ دیا کہ چہرہ ڈھانکنا پردہ میں شمار نہیں ہے، انہوں نے یہ نہ سوچا کہ عورت بے پردگی کو صرف چہرہ تک محدود نہ رکھے گی۔ عورت کا مزاج بننے ٹھننے اور دکھانے کا ہے، اب دیکھ لو بے پردہ باہر نکلنے والی عورتوں کا کیا حال ہے، کیا صرف چہرہ ہی کھلا رہتا ہے؟ ان لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو دیکھ لیا اور اس کا مطلب غلط لے لیا پھر اپنے ذاتی رائے کو عورتوں میں پھیلا کر **ان من العلم جھلا**" کا مصداق بن گیا۔

اس کے بعد ان مردوں کا ذکر فرمایا جن کے سامنے زینت کا اظہار جائز ہے۔ یہ وہ مرد ہیں جن سے فتنے کا کوئی خطرہ نہیں، کیونکہ یہ محرم ہیں جو خود ان عورتوں کی عصمت و عفت کے محافظ ہوتے ہیں، پھر ان کا رشتہ ایسا ہے کہ رہن سہن میں ان سے پردہ کا اہتمام کرنا دشوار بھی ہے۔ اب اس کی تفسیر سنئے! اولا" یوں فرمایا **ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن** (اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر اپنے شوہروں پر) شوہر کا تعلق تو بے پردگی ہی کا ہے۔ میاں بیوی کا آپس میں کسی جگہ کا کوئی پردہ نہیں، لیکن اعضائے مخصوصہ کو نہ دیکھنا پھر بھی افضل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مانظرت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط ولا رای منی (رواہ ابن ماجہ) "نہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم کی جگہ کو دیکھا اور نہ آپ نے میری شرم کی جگہ کو دیکھا بلکہ میاں بیوی والا، بے تکلفی والا، جو خاص کام ہے اس وقت بھی پوری طرح ننگے ہونے سے منع فرمایا ہے۔" (رواہ الطبرانی)

اوآبائھن (یا اپنے باپوں کے سامنے)

اوآباء بعولتھن (یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے)

اوابنائھن (یا اپنے بیٹوں کے سامنے)

اوابناء بعولتھن (یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے) یا اپنے بیٹے ہوں یا دوسری بیوی سے ہوں۔

اواخوانھن (یا اپنے بھائیوں کے سامنے)

اوبنی اخوانھن (یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے)

اوبنی اخواتھن (یا اپنے بہنوں کے بیٹوں کے سامنے)

آیت کریمہ کے مندرجہ بالا الفاظ سے معلوم ہوا کہ عورت کا اپنا باپ (جس میں دادا بھی شامل ہے) اور شوہر کا باپ اور اپنے لڑکے اور شوہر کے لڑکے (جو کسی دوسری بیوی کے ہوں) اور اپنے بھائی (خواہ حقیقی بھائی ہوں خواہ باپ شریک بھائی ہوں خواہ ماں شریک) اور اپنے بھائیوں کے لڑکے اور اپنی بہنوں کے لڑکے (اس میں تینوں قسم کے بہن بھائی داخل ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا) ان لوگوں کے سامنے عورت زیب و زینت کے ساتھ آسکتی ہے اور یہ لوگ عورت کے محارم کہلاتے ہیں، لیکن ان لوگوں کو بھی اپنی محرم عورتوں کا پورا بدن دیکھنا جائز نہیں ہے یہ لوگ اپنے محرم عورت کا چہرہ اور سر اور بازو پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں، بشرطیکہ عورت کو اور دیکھنے والے مرد کو اپنے نفس پر اطمینان ہو یعنی جانبین میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور اپنی محرم عورت کی پشت اور پیٹ اور ران کا دیکھنا جائز نہیں ہیں۔ اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ (الحدیث)

محرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی نکاح کرنا حلال نہ ہو، اوپر جن لوگوں کا ذکر ہوا، ان کے علاوہ چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھی بھی محارم ہیں۔ دودھ شریک بھائی بہن اور رضاعی بیٹا (جسے دودھ پلایا ہو) بھی محرم ہیں۔ ان لوگوں کے بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔ خالہ اور پھوپھی اور چچا تایا کے لڑکے اور بہنوئی محرم نہیں ہیں۔ ان کا وہی حکم ہے جو غیر محرم کا حکم ہے۔

اس کے بعد فرمایا اونسائھن (یا اپنی عورتوں کے سامنے) یعنی مسلمان عورتیں مسلمان عورتوں کے سامنے اپنی زینت ظاہر کر سکتی ہیں۔ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کے سارے بدن کو دیکھ سکتا ہے۔ البتہ ناف سے لیکر گھٹنے تک مرد بھی مرد کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح عورت بھی دوسری عورت کے سارے بدن کو دیکھ سکتی ہے، البتہ ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو نہیں دیکھ سکتی اور ان

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

دونوں مسئلوں میں بھی وہی قید ہے کہ شہوت کی نظر نہ ہو۔ بہت سی عورتیں ولادت کے وقت بہت زیادہ بے احتیاطی کرتی ہیں۔ دائی اور نرس کو بچہ پیدا کرانے کے لئے بقدر ضرورت صرف پیدائش کی جگہ دیکھنا جائز ہے' اس سے زیادہ دیکھنا منع ہے۔ آس پاس جو عورتیں موجود ہوں اگرچہ ماں' بہن' ہی ہوں وہ بھی ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ نہ دیکھیں کیونکہ ان کا دیکھنا بلا ضرورت ہے۔ نرس اور دائی کو تو مجبوراً" نظر ڈالنی پڑتی ہے' دوسری عورتوں کو تو کوئی مجبوری نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں دیکھنے کی اجازت نہیں ہے دستور ہے کہ ولادت کے وقت عورت کو ننگی کر کے ڈال دیتی ہیں اور عورتیں دیکھتی رہتی ہیں' یہ حرام ہے۔

آیت شریف میں جو اونسائہن فرمایا ہے (اپنی عورتیں) اس میں لفظ "اپنی" سے حضرات مفسرین عظام اور فقہاء کرام نے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ جو کافر عورتیں ہیں' ان کے سامنے مسلمان عورتیں بے پردہ ہو کر نہ آئیں کیونکہ وہ اپنی عورتیں نہیں ہیں۔ مفسر ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد تابعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ **لاتضع المسلمتہ خمارھا مشرکتہ لان اللہ یقول اونسائہن فلیست من نسائہن** (یعنی مسلمان عورت اپنا دوپٹہ کسی مشرک عورت کے سامنے اتار کر نہ رکھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اونسائہن فرمایا ہے اور مشرک عورتیں مسلمان عورتوں میں سے نہیں ہیں) ہر کافرہ عورت مشرکہ یا غیر مشرکہ اس کا یہی حکم معالم التنزیل میں ہے "ذمی عورت یعنی کافر عورت جو مسلمانوں کی عملداری میں رہتی ہو وہ مسلمان عورت کے بدن کو نہ دیکھے" اس کے ذیل میں صاحب ردالمختار نے لکھا ہے "مسلمان عورت کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ یہودیہ یا نصرانیہ یا مشرکہ عورت کے سامنے بے پردہ ہو' ہاں اگر اس کی اپنی مملوکہ باندی ہو تو اس کے سامنے آنا مستثنیٰ ہے اور کسی نیک عورت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ فاجر عورت کے سامنے بے پردہ ہو جائے' کیونکہ وہ مردوں کے سامنے اس کا حال بیان کرے گی لہٰذا اس کے سامنے اپنی چادر دوپٹے کو نہ اتارے۔" (ردالمختار ج ۵' ص ۲۳۸)

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ مسلمان عورت کافر عورت کے سامنے صرف چہرہ اور ہتھیلیاں کھول سکتی ہے۔ تمام غیر مسلم عورتیں بھنگن' دھوبن' نرس' لیڈی ڈاکٹر وغیرہ جو بھی ہوں ان سب کے متعلق وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔ بچے پیدا کرانے کے لئے مسلمان دائیں نرس کو

باقی صفحہ ۲۶

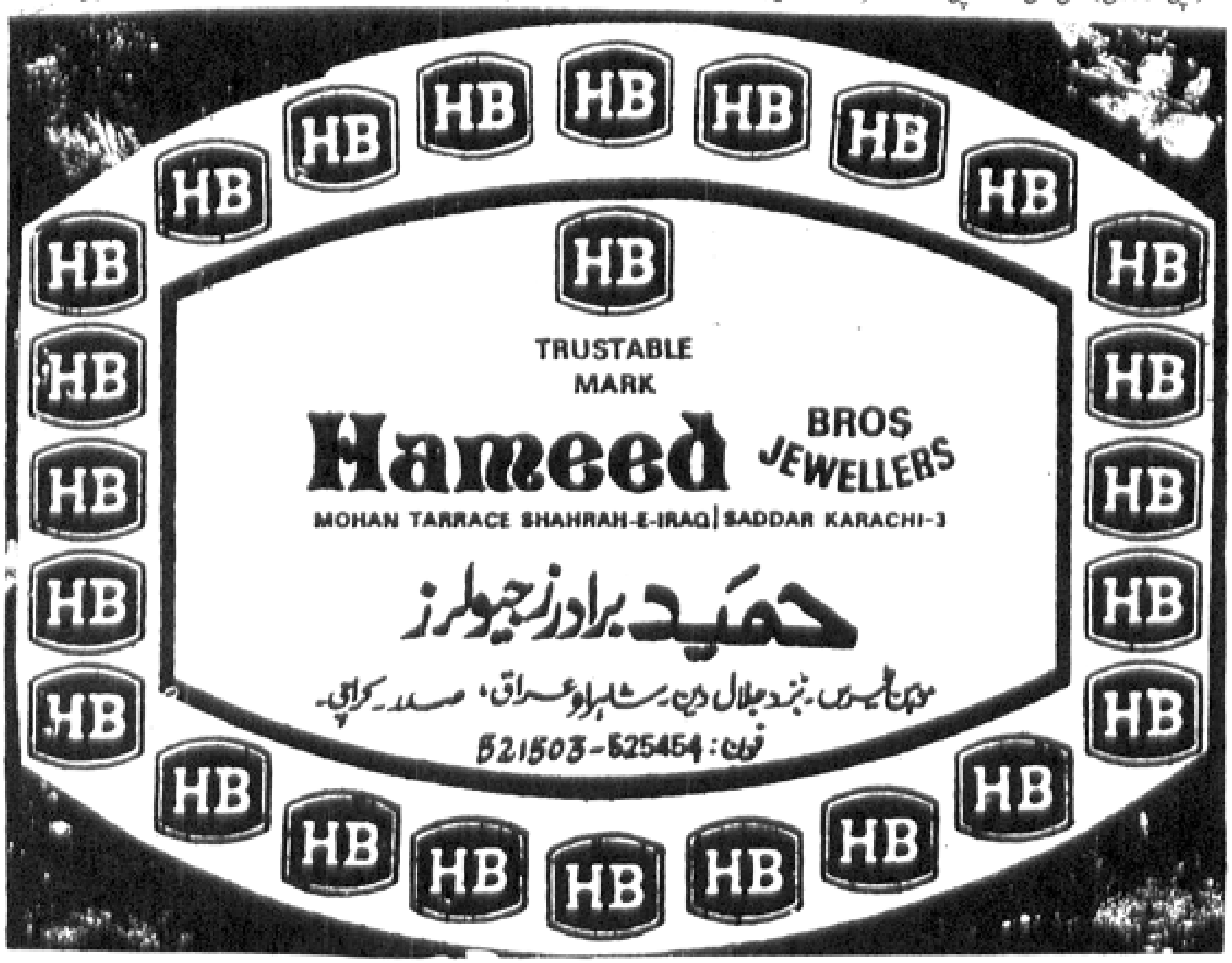

نسرین کوثر

قرآن نے میری زندگی بدل دی
۲۵سالہ امریکی ڈاکٹر خاتون کے قبول اسلام کی دلچسپ روئیداد

امریکہ کی اس نوجوان لیڈی ڈاکٹر نے ترجمہ قرآن پاک کا ناقدانہ نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ دوران مطالعہ وہ اس کے اندر (مغرب کی مزعومہ) غلطیاں ڈھونڈتی تھی' لیکن اس وقت اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسے اس لازوال کتاب میں اپنے ہر اس سوال کا شافی اور تسلی بخش جواب مل گیا جو بچپن ہی سے اس کے ذہن و دماغ میں گردش کیا کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ماہ بعد ہی اس نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کردیا اور اب اس کا اسلامی نام ماریہ ہے۔

۲۵ سال کی جواں سال امریکن ڈاکٹر اپنی سرگزشت آپ ہی بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "امریکہ کے صوبہ کلیولانڈ میں میری پرورش ایک دیندار متشدد کیتھولک گھرانے میں ہوئی' علم النفس میں' میں نے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد میں نے میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا' جہاں اس وقت میں ایم اے کا مقالہ تیار کررہی ہوں۔ میں اپنے عقائد اور افکار و خیالات سے مطمئن نہیں تھی۔ مجھے ہمیشہ ایک مبہم سا انجانا کرب و اضطراب ستاتا رہتا اور "ثالوث" کی ماہیت و حقیقت کے متعلق میرے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اٹھتے رہتے مزید برآں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اور اتھوڈکس فرقوں میں بٹ کر نصرانیت مسیحیت کا تصور کیوں مختلف ہوجاتا ہے؟ اور ہر ایک کے اندر اس کا ایک خاص مفہوم کیوں متعین ہوجاتا ہے؟ میرا ایمان تو صرف ایک اللہ پر تھا' غلطی و سچائی اور حق و ناحق کے درمیان میں امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی مگر اسلام کے متعلق سنجیدگی سے اس زاویہ نظر سے کبھی نہ سوچا کہ یہ بھی کوئی قابل قبول اور قابل تقلید دین و مذہب ہے۔ اسلام کے متعلق میرا جو کچھ تصور تھا وہ صرف یہ تھا کہ یہ غالیوں اور جنگجوؤں اور دہشت گردی و تشدد پسندی' انتہا پرستی و بنیاد پرستی کا دین ہے اور یہ کہ مسلمان قتل و خونریزی' ظلم و سفاکی کی خوگر ایک وحشی قوم ہے۔"

محترمہ ماریہ مزید کہتی ہیں "میرے قبول اسلام کی کہانی اس وقت شروع ہوئی جب میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور ترجمہ قرآن پاک کا تنقیدی نگاہ سے مطالعہ شروع کیا' تاکہ مجھے یہ معلوم ہوسکے کہ آیا یہ حق ہے یا باطل؟ لیکن اس وقت میں حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات میں ڈوب کر رہ گئی جب میں نے دیکھا کہ اسلام کا عقیدہ تو نہایت واضح' روشن اور صاف ستھرا ہے اور اس کے اندر خدا کا جو تصور ہے وہ بھی بے غبار ہے یعنی "**انما هو اله واحد**" (تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے) مطالعہ کے بعد مجھے ایک طرح کی ذہنی آسودگی اور قلبی اطمینان و سکون حاصل ہوا اور جو جو سوالات میرے حاشیہ ذہن پر گردش کررہے تھے' قرآن میں مجھے ہر ایک کا تشفی بخش جواب مل گیا۔ اس کے بعد تو میں نے قرآن پاک اور دیگر اسلامی موضوعات کے مطالعہ کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیا اور اسلام کو گہرائی سے سمجھنے کے لئے اچھی طرح مطالعہ کیا۔ چنانچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت اور اسلامی تاریخ کا بھی مطالعہ کیا۔ اسلام نے صنف نازک کو جو مقام و مرتبہ اور حقوق صدیوں سے دے رکھے ہیں اس نے میری نگاہوں کو خیرہ کردیا جبکہ امریکہ میں عورتوں کے اپنے حقوق کی بازیابی اور برابری کے مطالبے کی تاریخ چند سالوں سے زیادہ نہیں۔

اس کے بعد دوسرا قدم میں نے یہ اٹھایا کہ مسلم مردوں' عورتوں اور ان کی عائلی و خانگی زندگی کا تجزیہ کرنا شروع کیا اور ان کی معاشرتی و اجتماعی زندگی کا تقابل و موازنہ کیا اور یہ بھی میری خوش قسمتی ہے کہ حسن اتفاق سے میری ملاقات بعض دیندار اور شریف مسلم گھرانوں سے ہوگئی ان کے طریقہ زندگی' طرز معاشرت' خانگی ادب' بچوں کی نگہداشت اور ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ دیکھ کر میں مسحور ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے سے پیار و محبت کا معاملہ کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے بالمقابل جو بھی کام کرتا ہے اسے قدر و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور یہ وہ بات ہے جو امریکہ کے بیشتر گھرانوں میں مفقود ہے۔

عورتوں کے ساتھ جو احکام مخصوص ہیں ان میں کونسا حکم ان کو سب سے زیادہ پسند آیا اس سلسلہ میں وہ کہتی ہیں "حجاب! (پردہ) کیونکہ مجھے مکمل یقین اور اطمینان ہے کہ عورت کا اپنے جسم کو ڈھکا رکھنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مردوں سے کمتر ہے' بلکہ یہ اس کے تحفظ اور احترام و اکرام کا خاص حق ہے۔ اس طرح اسلام مطلقہ (طلاق یافتہ) عورتوں کو خاص مدت تک نفقہ (خرچہ) دیتا ہے اور مزید اسے شوہر کے گھر میں رہنے کی اجازت بھی دیتا ہے اگر امریکہ میں ایسا ہوتا تو ہزاروں مطلقہ عورتیں یوں بے گھر' دربدر' ماری ماری نہ پھرتیں۔ پھر یہ کہ اسلام نے عورتوں کی اصل ذمہ داریوں کی بھی

باقی صفحہ ۲۶ پر

ختم نبوة
KHATME NUBUWWAT

اخبارِ ختم نبوّت

ختم نبوت اوکاڑہ کی سرگرمیاں

اوکاڑہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کا اوکاڑہ آمد پر شاندار استقبال کیا گیا' اور مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کا خطبہ گورنمنٹ بہادر نگر فارم کی مسجد میں دیا اور مناظر اسلام فاتح ربوہ مولانا خدابخش صاحب نے مدرسہ انوار مدینہ جامع مسجد پل والی کلمہ چوک میں خطبہ جمعہ دیا' مولانا عبدالرزاق مجاہد ضلعی مبلغ ختم نبوت نے جامع مسجد کوٹ فتح جمال میں خطبہ جمعہ کا بیان کیا اور قادیانیت کے کفر سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور حاضرین کو عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کے لئے تیار کیا۔ نماز مغرب کے بعد متصل مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کا اجلاس منعقد ہوا' گول چوک مسجد عثمانی میں اجلاس حضرت مولانا قاری محمد الیاس صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اجلاس کی غرض و غایت عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے بیان کی اور کہا کہ قادیانی مسلسل دہشت گردی اور بدمعاشی سے ملک کے حالات کو جس طرح سے خراب کر رہے ہیں ان کا پردہ چاک کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ مولانا مجاہد نے علاقائی صورت حال اپنی کاوشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ بحمدللہ کئی قادیانی اپنے منصوبے میں ناکام ہوئے اور ہم کامیاب ہوئے ہیں' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے حاضرین سے کہا کہ ہمارے مبلغ کے بارے میں کسی کو کوئی شکایت ہو تو ہم اس کا ازالہ کریں جس پر امیر اوکاڑہ جناب حضرت مولانا قاری الیاس صاحب نے فرمایا کہ ہم سب کو کوئی شکایت نہیں اور مبلغ صاحب ہماری توقع سے بھی بڑھ کر اپنا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ خصوصاً" مالی تعاون میں اور مہمان خصوصی مناظر اسلام حضرت مولانا خدابخش صاحب نے حاضرین اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے مبلغ ختم نبوت عبدالرزاق مجاہد کی آپ سب حضرات سرپرستی فرمائیں حاضرین شرکاء حضرت مولانا قاری محمد الیاس' حضرت مولانا عاشق الٰہی ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف' قاری محمد حسن' قاری محمد یونس' قاری عبدالشکور' محمد ارشد' محمد نسیم' محمد حسین کے علاوہ کئی ایک کارکن اجلاس میں شریک ہوئے۔ جبکہ مہمان خصوصی اجلاس کے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مبلغ ختم نبوت لاہور اور مناظر اسلام فاتح ربوہ حضرت مولانا خدابخش صاحب مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دوسرے روز دارالعلوم دھنیہ چوکی' جامعہ عثمانیہ چوکی کا دورہ کیا علماء اور طلباء سے ملاقاتیں کیں شام کو جامعہ رحمانیہ الہ آباد میں عشاء کے بعد مبلغ ضلع قصور عبدالرزاق مجاہد اور مولانا خدابخش شجاع آبادی صاحب کے بیانات ہوئے اور اجلاس کا اختتام ولی کامل شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب غفوری مہتمم مدرسہ جامعہ رحمانیہ الہ آباد (ٹھینگ موڑ) کی دعا سے ہوا۔

تحفظ ختم نبوت قصور کا اجلاس

قصور (پ ر) گزشتہ روز بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد علی المرتضیٰ بھیرپورہ میں ایک درس قرآن ہوا' درس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس ہوا' اجلاس قاری مشتاق احمد صاحب رحیمی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ غرض و غایت قصور کے مبلغ عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے بیان کی مجاہد صاحب نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیاں حد سے تجاوز کر گئیں ہیں۔ چوکی میں قادیانیوں کی دہشت گردی کا حوالہ دیا اجلاس میں تمام حضرات نے اس واقعہ کی پرزور مذمت کی اور شرکاء اجلاس نے حکمرانوں سے یہ مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے اور قادیانیوں نے کچہری میں بیعت فارم تقسیم کئے اس کی بھی مذمت کی گئی اور ایک وفد پچاس آدمیوں کا تشکیل دیا گیا' جس میں قصور کے علماء' وکلاء' کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت پر مشتمل تھا' جنہوں نے کچہری میں ڈی سی قصور سے ملاقات کی ڈی سی قصور کو متنبہ کیا گیا کہ تمام دہشت گردی کے واقعات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے ڈی سی قصور نے وفد کو یقین دلایا کہ ہم ضرور قادیانیوں کو کیفرکردار تک پہنچائیں گے۔ اجلاس میں دس روز درسوں کا پروگرام مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی کے طے کئے گئے تفصیل درج ہے:

☆ بروز پیر جامع مسجد صدیق اکبر کھارا روڈ قصور' بروز منگل جامع مسجد چوک شہیداں قصور' بروز بدھ جامع مسجد انوار توحید' بروز جمعرات مسجد باب الجنت قصور' بروز جمعۃ المبارک مدرسہ تعلیم القرآن چاہ کچی والا میں بیان ہوا۔

عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت سے غداری کرنے والوں کو پاکستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں اب وقت آگیا ہے کہ اسلام اور

ملک دشمنوں کے خلاف کھلی جنگ کی جائے قصور کے مبلغ نے کہا کہ نبی آخرالزمان‘ رحمت دو عالم‘ سردار انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے انکار کرنے والوں اور آپ کے قوانین کو دل و جان سے تسلیم نہ کرنے والوں کو پاکستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں کیونکہ یہ وطن خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں اور مستانوں کا ملک ہے‘ اس میں غداری کرنے والوں کا مکمل قلعہ قمع ہونا ضروری ہے اور ان کے مرزاڑوں کو گراوینا چاہئے اور قادیانیوں کو جلاوطن کردیا جائے ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اجلاس میں جناب قاری احسان اللہ‘ قاری مشتاق احمد‘ محمد امین ثناء‘ اللہ دتہ مجاہد‘ حکیم محمد علی نسیم‘ محمد عطاء اللہ‘ قاری علم الدین‘ وحیدالرحمن‘ محمد معصوم انصاری‘ محمد منیر‘ غلام سرور قاسمی‘ محمد اعظم‘ عرفان‘ سرفراز احمد‘ محمد ارشد‘ محمد امجد صاحب کے علاوہ کثیر کارکنوں نے شرکت کی اجلاس قاری مشتاق احمد رحیمی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

جن حضرات نے قادیانیوں کے خلاف جلوس اور مظاہرہ کیا چیدہ اسماء گرامی یہ ہیں: قاری مشتاق احمد امیر ختم نبوت قصور‘ یٰسین احمد‘ ثناء اللہ‘ قاری علم الدین‘ محمد رمضان عرف جان‘ ندیم شہزاد‘ مولانا زبیر شاہ‘ ظفراقبال‘ نصیب اللہ‘ نیاز محمد‘ شاہ ولی اللہ‘ عبدالمجید‘ عبدالواحد‘ محمد اسلم معاویہ‘ اللہ دتہ مجاہد‘ قاری یحییٰ شاہ ہمدانی‘ قاری محمد بلال‘ عبدالباسط‘ محمد ابراہیم سیف اللہ‘ محمد اشفاق کے علاوہ کئی ایک حضرات مظاہرے میں شریک ہوئے اور عدالت میں یوسف قمر قادیانی ایڈووکیٹ کے بیعت فارم تقسیم کرنے کے خلاف کچہری میں وکلاء نے بھی احتجاج کیا۔ صدر کونسل بار کو درخواست دی کہ اس کے خلاف نوٹس لیا جائے اور ایک اجلاس طلب کیا جائے تاکہ مرزائیوں کی سرگرمیاں اور ریشہ دوانیوں کا قانونی طور پر محاسبہ کیا جائے جن وکلاء حضرات نے احتجاج کیا ان میں: چوہدری حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ‘ محمد اسحاق ایڈووکیٹ‘ محمد اسلام ایڈووکیٹ‘ فاروق احمد ایڈووکیٹ‘ محمد طارق ایوب ایڈووکیٹ‘ محمد سلیم ایڈووکیٹ‘ امان اللہ ایڈووکیٹ‘ سرور خان ایڈوکیٹ‘ حبیب خان ایڈووکیٹ‘ عبدالقیوم ایڈووکیٹ‘ اکرام الدین ایڈووکیٹ‘ مبارک علی ایڈووکیٹ‘ خلیل احمد ایڈووکیٹ‘ چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ صاحبان نے بار کے صدر سے مطالبہ کیا۔

(درخواست بنام ڈپٹی کمشنر قصور)

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب‘ قصور

عنوان : درخواست برائے کارروائی فرمائے برخلاف ملزمان و اندراج مقدمہ فوجداری برخلاف ملزمان

جناب عالی!

گزارش ہے کہ حکومت پاکستان نے قادیانی راحمدی جماعت کو غیرمسلم اقلیت قرار دے رکھا ہے۔ اور قادیانی‘ کلمہ طیبہ‘ قرآنی آیات‘ بسم اللہ اور دیگر اسلامی شعائر کا استعمال نہ کرسکتے ہیں۔ مگر ضلع قصور کے بااثر قادیانی انتہائی دیدہ دلیری اور ڈھٹائی سے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑارہے ہیں اور اس طرح توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کے مرتکب ہورہے ہیں۔ چند روز قبل قصور شہر‘ مضافات قصور اور قصور بار میں قادیانیوں کی طرف سے قادیانیت کے ”بیعت فارم“ تقسیم کرکے قادیانیت کی علانیہ تبلیغ کی گئی۔

سائل کے علاوہ حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ‘ چوہدری محمد اسحاق ایڈووکیٹ اور میجر (ر) حبیب الرحمن ایڈووکیٹ نے بھی بار کے ایک رکن منشاء بھٹی ایڈووکیٹ سے بطور ثبوت یہ فارم حاصل کئے۔ مذکورہ بیعت فارموں میں سخت توہین رسالت اور توہین قرآن کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق فرمودات کی تغلیط و تردید کا پہلو نکلتا ہے۔

سائل کو یقین ہے کہ مذکورہ فارم امان اللہ سیال قادیانی ساکن نور پور نہر‘ یوسف قمر قادیانی ایڈووکیٹ قصور‘ محمد اقبال قادیانی ساکن کھریٹر‘ عارف بٹ قادیانی ساکن مصطفیٰ آباد تقسیم کررہے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ افراد قادیانی جماعت کے بااثر اور سرگرم ارکان ہیں اور پہلے بھی اپنے مذموم عقائد کی تبلیغ اسی طرح کرتے رہتے ہیں۔ استدعا ہے کہ مذکوران کے خلاف قانونی کارروائی کرکے مقدمہ درج کئے جانے کا حکم صادر فرمایا جائے‘ عین نوازش ہوگی۔

منجانب

اللہ دتہ مجاہد وارا کین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ ضلع قصور

ساہیوال میں علم و عرفان کی بارش

ساہیوال (پ ر) قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی آمد پر ضلع ساہیوال کے کارکنوں نے پرتپاک انداز میں استقبال کیا بعد میں عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر حافظ طارق مسعود سیکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال کی زیر نگرانی جامعہ علوم شرعیہ جی ٹی روڈ میں صبح آٹھ بجے تا ایک بجے تک تربیتی کورس ہوا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا‘ مولانا اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا خدا بخش صاحب نے لیکچر دیا۔ کورس کے اختتام پر طلباء کے درمیان سوال و جواب کی نشست ہوئی جس میں سوالوں کے درست جواب دینے والے طلباء میں مکتبہ رشیدیہ کی طرف سے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کتابوں کے سیٹ تقسیم کئے گئے‘ کورس کے لئے جامعہ کے اساتذہ خصوصاً مولانا نور محمد‘ مفتی ذکاء اللہ‘ شیخ الحدیث عبدالحمید صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا۔

علماء وکلاء کنونشن (موضوع تھا عقیدہ ختم

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

نبوت اور ہماری ذمہ داری) علماء وکلاء کنونشن مرکزی جامع مسجد عیدگاہ میں منعقد ہوا۔ جامعہ اشرفیہ کے ایک طالب علم نے تلاوت کلام پاک کی' نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صوفی طارق حفیظ جالندھری نے پیش کی۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نور جناح روڈ میں منعقد ہوئی۔ صدارت مفتی ذکاء اللہ اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد امین نے انجام دیئے کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا خدا بخش فاتح ربوہ' مولانا عبدالرشید راشد' مولانا ضیاء اللہ شاہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر علماء کا ایک وفد مولانا اللہ وسایا صاحب کی قیادت میں جامعہ محمدیہ حفظ القرآن گیا جہاں پر قاری عبدالجبار مہتمم جامع محمدیہ و جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے لئے کھانے کا اہتمام کیا۔ دوسرے دن شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے ۸۵/۶۔ آر کی جامع مسجد میں فجر کی نماز کے بعد درس قرآن دیا' جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے مینار والی مسجد غلہ منڈی میں بیان فرمایا۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا مدرسہ تجوید القرآن ڈسپنسری روڈ گئے اور مدرسے میں زیر تعلیم بچوں کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ مولانا اللہ وسایا ضلع ساہیوال کی قدیم دینی درس گاہ جامعہ رشیدیہ بھی گئے اور نائب مہتمم قاری عبدالباری سے ملاقات کی اور درس و تدریس کے فرائض انجام دینے والے علماء مدرسہ کے تعلیم معیار کو سراہا۔

مولانا محمد علی صدیقی کا دورہ

بدین (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گزشتہ دنوں ضلع بدین' ضلع عمرکوٹ' ضلع مٹھی کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور مختلف مقامات پر درس دیئے۔

۱۴ شوال کا جمعۃ المبارک مسجد مدینہ گولارچی مولانا عبدالخبیر ہزاروری کی مسجد میں پڑھایا۔ ۱۵ شوال کو گولارچی جماعت کے اجلاس میں شرکت کی۔ ۱۷ تا ۱۹ شوال صبح کی نمازوں میں جامع مسجد اقصیٰ میں درس دیا۔ ۲۲ شوال کا جمعہ کھوسکی کی جامع مسجد حیدر کرار میں پڑھایا اور ۲۳ تا ۲۵ کو ٹنڈو بھاگو تمار ماتلی میں درس دیا اور جماعتی احباب سے ملاقاتیں کی۔ ۲۶ کی شام ۲۷ کی رات شادی لارج میں ختم نبوت کانفرنس جس سے مولانا محمد علی صدیقی صاحب کے علاوہ مولانا محمد عبدالستار چاوڑا' مولانا محمد عیسیٰ سموں' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا عبداللہ سندھی' مولانا عبدالواحد نے خطاب کیا پروگرام کا اہتمام مجاہد ختم نبوت صوفی محمد خان جناب حافظ محمد صفدر صدیقی نے کیا تھا۔ ۲۸ شوال کو جامع مسجد محمدی جیمس آباد ایک جلسہ سے خطاب کیا اور ۲۹ شوال کو کنری کی جامع مسجد بخاری میں جمعہ پڑھا ۲۹ شوال کی شام بعد نماز عشاء مسجد مکہ کنری میں درس دیا۔ ۳۰ شوال کی صبح کا درس مسجد صدیقیہ کنری میں دیا اس کے بعد مٹھی' تھرپارکر کا سفر کیا۔

اعتذار

ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۱۶' شمارہ (۴۸) صفحہ نمبر ۲۴' تیسرا کالم کی سطر نمبر ۲۴ کی عبارت اس طرح پڑھی جائے کہ "تمام شرکاء نے عدالت کا رخ کیا اور قائدین جلوس نے مشتعل لوگوں کو عدالت سے باہر نکالا۔"

(ادارہ)

اذن سفر

وضاحت نسیم

آساں رنگوں کی آمیزش بدلتا جارہا ہے
پہاڑوں کے بہت سے سلسلوں کے بیچ لمبے راستے ہیں
ہوا نے ہلکی بارش سے چہ چھڑکاؤ کیا ہے
کہ ذہن و دل ابھی سے
خوشبوئے خاک مدینہ سے معطر ہوگئے ہیں
ابھی تو وہ مقام آیا نہیں
جہاں میرے نبیؐ کا جسم اطہر
سراپا نور و نکہت بن کے صدیوں سے ابھی تک
دو عالم پر کرم فرما رہا ہے
ابھی وہ وقت بھی آیا نہیں جب
در خیرالوریٰؐ پر میں جبیں سائی کو جاؤں' حاضری دوں
خوشا اس راستے پر ہو گیا میرا سفر ممکن
جہاں ہجرت بصد اعجاز اپنا واقعہ ہر آنے والے کو سناتی ہے
میں اس اعزاز پر نازاں ہوں اور مجھ کو یقیں ہے
سفر کا یہ مبارک دن مری خوش قسمتی آغاز کرنے کو
مجھے اس راستے پر لے چلا ہے
جہاں سے زندگی اپنی بشارت آپ پاتی ہے
جہاں سے روشنی اپنے لئے امکان لاتی ہے

معذرت

گزشتہ شمارہ (۴۸) کراچی میں بجلی کے مسلسل بحران کی وجہ سے قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات تک تاخیر سے پہنچا' جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

غیر ملکی جوتے کے تلے میں لفظ "اللہ" کا نقش' کورین کمپنی سوئز پوسٹ کے بنائے ہوئے جوتوں کی پاکستان آمد مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کا نیا گھناؤنہ حربہ

کراچی (خصوصی رپورٹ) کورین کمپنی "سوئز پوسٹ" کے تیارہ کردہ جوتوں کی جو کھیپ پاکستان پہنچی ہے' اس میں تلے پر لفظ "اللہ" لکھا ہوا صاف پڑھا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں خواتین کے لباس پر قرآنی آیات کے پرنٹ' جوتوں پر لفظ "اللہ" اوپر کے حصے میں لکھنے کی امریکی کمپنی "نائک" (NIKE) کی ناپاک جسارت' توہین رسالت پر مبنی تصاویر' لٹریچر اور فلموں کے بعد یہودی لابی اور اس کے گماشتوں کی یہ تازہ ترین حرکت مسلمانان عالم کے منہ پر تمانچہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس واقعہ کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ جوتے پہننے والے افراد ان جوتوں کو دانستگی یا نادانستگی میں بیت الخلاء میں لے جانے کے بھی مرتکب ہوتے ہیں اور یہ اللہ کے پاک نام کی بدترین توہین ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ان جوتوں کی کھیپ پرانے حاجی کیمپ پر واقع گودام میں موجود ہے۔ حکومتی عہدیداروں خصوصاً" وزارت داخلہ' وزارت خارجہ اور وزرائے مذہبی امور کے ذمہ داروں سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اس کھیپ کو فی الفور قبضے میں لے کر اپنی نگرانی میں تلف کروائیں اور مسلمانوں کو اشتعال میں مبتلا ہونے سے پہلے اس واقعہ کا سدباب کریں اور مستقبل میں ایسے اقدامات کریں' جن سے ان واقعات کو روکا جاسکے۔ کورین کمپنی "سوئز پوسٹ" جو اس گھناؤنی حرکت کے ذریعہ ساری دنیا کے اربوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کچلنے کی مرتکب ہوئی ہے' اسے چاہئے کہ وہ فوری طور پر اس برانڈ کے جوتوں کے تمام اسٹاک ضائع کرے اور پوری دنیا کے مسلمانوں سے اپنے اس قبیح فعل کی معافی مانگے' اور جن جن ممالک میں اس برانڈ کے جوتوں کے اسٹاک موجود ہیں یا جن افراد کی ملکیت میں ایسے جوتے ہیں ان سے پرزور اپیل ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر ان جوتوں کو تلف کردیں۔ دفتر خارجہ اور وزارت خارجہ کو کوریا کی حکومت سے رابطہ کرکے اس کے ذریعہ "سوئز پوسٹ" کمپنی پر اس سلسلے میں دباؤ ڈلوانا چاہئے تاکہ وہ مستقبل میں اس قبیح فعل کا ارتکاب کرنے کی جسارت نہ کرے۔

○

بقیہ : روئیداد

وضاحت کے ساتھ تشریح کی ہے' مثلاً" یہ کہ وہ اپنے گھر اور بال بچوں کی نگہداشت کرے کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت دینا دراصل تہذیب و تمدن کی تعمیرو ترقی کے مترادف ہے' بصورت دیگر بچے شتر بے مہار کی طرح بلا کسی تربیت کے پرورش پائیں گے جیسا کہ آج کل امریکہ میں عام طور سے دیکھنے کو ملتا ہے۔"

امریکیوں کے نزدیک اسلام کا تصور نہایت گھناؤنا اور مسخ شدہ ہے۔ جو بہت حد تک سیاست سے جڑا ہے۔ ذہنی طور سے وہ اسلام کو ایک جنگجو اور لڑاکو مذہب گردانتے ہیں' جو ہمیشہ آمادہ قتل و خون ریزی اور آمادہ دہشت و بربریت ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ کبھی بھی اسلام کو ایک نظام حیات کے طور پر نہیں دیکھتے۔ اس لئے ہمارے لئے سب سے زیادہ جو ضروری امر ہے وہ یہ ہے کہ ہم انہیں اسلام کا ہر زاویہ سے تعارف کرائیں اور انہیں یہ بتائیں کہ اسلام ایک مکمل ہمہ گیر نظام حیات ہے اور ان کے سامنے عملی زندگی میں اچھا نمونہ پیش کریں اور ہم تمام مسلمان اپنے خاندانوں کی عمارتیں اسلامی اصولوں کی بنیادوں پر استوار کریں۔

بقیہ : عفت و عصمت

بلائیں اور یہ بھی بقدر ضرورت پیدائش کی جگہ میں نظر ڈال سکتی ہے اور اگر کسی غیر مسلم عورت کو بچہ جنوانے کے لئے بلائیں تو اس کے سامنے کوئی عورت سر نہ کھولے اور جہاں تک ممکن ہو کافر عورت کو بلانے سے پرہیز کریں۔ **(وذکر ابن کثیر فی تفسیرہ عن مکحول وعبادۃ بن نسی انھما کرہ ان تقبل النصرانیہ والیھودیہ والمجوسیۃ المسلمۃ)**

بقیہ : مرزائی کسے کہتے ہیں؟

تفرقہ بازی کے بت گرانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
نجاست قادیاں مٹانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
نبیؐ سے عہد وفا نبھانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
سنو محمدؐ کے بے وفاؤ!
تمہیں کو اپنے نبیؐ سے وعدے نبھانے ہوں گے
تمہیں کو امت کو ایک رستے پہ لانا ہوگا
تمہیں کو ہی دشمنان امت دبانے ہوں گے
تمہیں کو فتنہ قادیاں کو مٹانا ہوگا
نبیؐ سے عشق و وفا نبھانے کے دعویدارو!
تمہیں محمدؐ کا عشق اب بھی پکارتا ہے
خدا بھی بھٹکے ہوؤں کے رستے سنوارتا ہے
چلو خدارا!
منافقت کے قبیح لبادے اتار ڈالیں
نبیؐ کے دشمن اجاڑ ڈالیں
خدا کی رحمت پکار ڈالیں
چلو کہ فتنہ قادیاں کو
جڑوں سے اس کی اکھاڑ ڈالیں
چلو کہ اپنے لہو کو عشق محمدؐ پر نثار کرڈالیں۔

چار یار رضی اللہ عنہم اجمعین

حافظ عبدالرؤف نعمانی

ایمان کا جزو ہے اطاعت چار یاروں کی
جو ہم تک دین پہنچا ہے عنایت چار یاروں کی

متاع قیصر و کسریٰ پڑی تھی ان کے قدموں میں
عظیم الشان ایسی تھی خلافت چار یاروں کی

فدائے مصطفیؐ تھے جاں نثار شمع وحدت تھے
زمانہ دے رہا ہے یوں شہادت چار یاروں کی

ملا ہے رہبری کو نقطہ معراج عالم میں
قیادت ایسی عالی ہے امامت چار یاروں کی

میں سمجھوں گا مجھے دولت ملی ہے دونوں عالم کی
میسر ہو قیادت میں جو قربت چار یاروں کی

صداقت کا، عدالت کا، سخاوت کا، شجاعت کا
سبق شاہوں کو دیتی ہے حکومت چار یاروں کی

خلافت راشدہ تھی ان رسول اللہؐ کے یاروں کی
بیاں تاریخ کرتی ہے روایت چار یاروں کی

وہ دل ویران ہے، برباد ہے، ایمان سے خالی ہے
بسی جس میں نہیں ہوتی محبت چار یاروں کی

ستارے منہ چھپاتے ہیں جو دیکھیں ان کی صورت کو
جواں فکر و نظر جس سے وہ سیرت چار یاروں کی

بشارت مل گئی دنیا میں "جنت میں ٹھکانہ ہے"
حدیثوں میں یوں آئی ہے وضاحت چار یاروں کی

یہ دنیا گھر کی لونڈی تھی یہ دولت ان کی نوکر تھی
زمانے میں مسلم تھی شرافت چار یاروں کی

افلاطون سر جھکاتا ہے ارسطو پانی بھرتا ہے
سکندر کو بھی شرمائے سیاست چار یاروں کی

ہمیں صبح و مسا اس بات کی تبلیغ کرنا ہے
مسلمانوں پہ لازم ہے حمایت چار یاروں کی

خدا کرتا رہا آیات نازل ان کی منشاء پر
قمر روح الامیں سے پوچھ رفعت چار یاروں کی

REGD. NO. SS-160

قادیانیت سے اسلام تک

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ایسے خوش نصیبوں کی ایمان پرور فکر انگیز اور المناک داستان

- جو گمراہی اور ضلالت کے تاریک و عمیق گڑھے میں ارتداد و جہالت کی زندگی گزار کر اسلام کے پُرنور اور ابدی اُجالے میں آگئے۔
- جو گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔
- جس نے "جھوٹی نبوّت" کے ایوانوں میں قیامت خیز زلزلہ بپا کر دیا۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

جو اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت:

بے یقینیوں، مفروضوں، اندازوں، مجبوریوں، فریب کاریوں، دھوکہ دہیوں، دشنام طرازیوں، خوف و ہراس، تضاد و اضداد، اضطرابیت، بے سکونیت، الحاد و ضلالت، جہالت و وحشت، زندیقانہ، فحاشی و عریانی، قتل و غارت، غدّاری و تخریب، فتنہ و فساد، غدر و بغاوت، فسق و فجور، کبر و غرور، کفر و الحاد، ظلم و استبداد، نخوت و شقاوت، مصنوعی پارسائی، من گھڑت تاویلات، اسلام کی تذلیل و تکذیب، اسلام دشمن طاقتوں کا آلۂ کار، اور شرم و حیا سے عاری بدترین اخلاق باختہ جنسی سکینڈلز کا مذہب ہے۔

اِظہارِ حق کی پاداش میں اِن "مظلوموں" پر مصائب کے وہ پہاڑ ٹوٹے، اگر وہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جاتیں۔

اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، جس کا مطالعہ وقت کا مطالبہ ہے۔

آئیے، پڑھیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے!

دیباچہ نگار

- حضرت مولانا اللہ وسایا ایڈیٹر ہفت روزہ ختمِ نبوّت انٹرنیشنل
- جناب مسکین فیض الرحمان مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن
- جناب حافظ شفیق الرحمٰن معروف کالم نگار روزنامہ "دن"
- جناب پروفیسر محمّد ظفر عادل

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈیزائننگ • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل • صفحات : 564
قیمت /200 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے "خصوصی رعایت" قیمت صرف 100 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر، وی پی ہرگز نہ ہوگی)۔

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ ملتان 514122

مکتبہ تعمیر انسانیت اُردو بازار لاہور
فون 7237500